معذوراور مریض کی نماز کے مسائل

شرعی معذور کی تعریف اور عذر کا معیار:

سوال: میری عمر ۴۹ ر سال ہے بیس سال کی عمر میں میں نے نماز شروع کی، جن دنوں میں نے نماز شروع کی وہ میری گونا گوں امراض و بیماری کا زمانہ تھا، اس وقت مجھ کو ایک تکلیف یہ بھی تھی کہ میری ریح نہیں ٹھہرتی تھی؛ یعنی تکلیف کم وبیش لگی رہتی تھی، جس کے متعلق علماء حضرات سے دریافت کیا ہوگا، میرے ذہن میں ہے کہ انہوں نے فرمایا ہوگا کہ تم ریح کے معذور ہو، تم ہر وقت میں وضو کرو، لہٰذا میں اس طرح کرتا رہا۔

اب سے ایک ماہ بیشتر ایسے ہی کرتا رہا ہوں اور جو میرے ذمہ چھ سالوں کی قضا نمازیں تھیں، وہ بھی اس طرح ادا کرتا رہا ہوں اور سردیوں میں موزے بھی وقت کے اندر پہن لیا کرتا تھا۔ ایک دن بہشتی زیور میری نظر سے گذری تو وہاں مولانا صاحب نے تحریر فرمایا تھا کہ معذور آدمی اس وقت موزہ پہنے، جب کہ طہارت کامل میں ہو تو پہنے تو پھر وہ مسح کرسکتا ہے اور میں تو یہ سمجھتا رہا ہوں کہ وقت کے اندر میں پاک ہوں، اس طرح مجھ سے غلطی ہوچکی ہے اور متواتر کئی سالوں سے ہورہی ہے، پھر میں نے اپنے عذر ریاح کی تحقیق کی تو اس میں یہ معلوم ہوا کہ میں یہ تکلیف طہارت سے نماز ادا کرسکتا ہوں؛ یعنی پریشانی تو ہوتی ہے؛ مگر جان روکنے سے نماز ادا ہوجاتی ہے؛ کیوں کہ تقریبا ایک ماہ میں صرف دو تین دفعہ نمازوں میں دو، دو وضو کرنے پڑے۔ اب کتاب نورالایضاح وغیرہ جب دیکھی تو اس میں معذور کے متعلق جو حکم ہے کہ ’’پہلی مرتبہ اس کو اتنا وقت نہ ملے کہ وہ نماز پڑھ سکے‘‘ مگر میری یہ حالت نہ تھی، تکلیف تو تھی؛ مگر اتنی شدید نہ تھی؛ بجبر وہ تکلیف میں نماز ادا کرسکتا تھا۔۔۔ میں معذور ہوں، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

’’معذور‘‘ ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ابتدا میں عذر کی کیفیت یہ ہو کہ ایک نماز بھی طہارت کے ساتھ نہ پڑھی جاسکے اور جتنی دیر میں وضو کرکے ایک فرض نماز پڑھی جائے، اتنی دیر تک ریح نہ رک سکے،(۱) چوں کہ آپ کی یہ کیفیت

(۱) (وصاحب عذرمن به سلس) بول لایمکنه إمساکه (أو استطلاق بطن أو انفلات ریح أو استحاضة) ... (إن استوعب عذره تمام وقت صلوة مفروضة)بأن لایجد فی جمیع وقتها زمنا یتوضأ ویصلی فیه خالیًا عن الحدث ولو حکمًا...(وحکمه الوضوء) ...(لکل فرض)...(ثم یصلی)به (فیه فرضاً أونفلاً) ... (فإذا خرج الوقت بطل).(الدر المختارت علیٰ هامش رد المحتار، کتاب الطهارة، قبیل باب الأنجاس: ۱/۳۰۵-۳۰۶، دارالفکر بیروت، انیس)

نہ تھی جیسا کہ آپ نے بیان فرمایا ہے؛ اس لیے آپ پر معذور کے احکام جاری نہیں ہوسکتے۔ اب آپ کو چاہیے کہ گزشتہ سالوں کی نمازیں جس حد تک آپ کو قدرت ہو، قضا کرتے رہیں، باقی کے لیے توبہ واستغفار بھی کریں اور وصیت بھی لکھ کردیں کہ آپ کے بعد آپ کے ترکہ سے چھوٹی ہوئی نمازوں کا فدیہ ادا کردیا جائے؛ تاکہ جو نمازیں بوجہ عذر قضا نہ کی جاسکیں، ان کی تلافی فدیہ کے ذریعہ ہوجائے۔(۱)

موزوں پر مسح کے بارے میں مسئلہ یاد رکھئے کہ آپ اگر معذور ہوتے، تب بھی ایک دن ایک رات تک مسح کرنا آپ کے لیے اس وقت جائز ہوتا، جب کہ آپ نے حقیقی وضو کر کے واقعۃً باوضو ہونے کی حالت میں پہنا ہوتا اور اگر کوئی معذور ریح خارج ہونے کے بعد موزے پہنے تو وہ صرف وقت ختم ہونے تک مسح کرسکتا ہے، اس کے بعد نہیں۔

في الدرالمختار: "معذور فإنه يمسح في الوقت فقط إلا إذا توضأ ولبس على الانقطاع الصحيح". (۲) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

احقر محمد تقی عفی عنہ، ۲۵/۱/۱۳۸۸ھ (فتویٰ نمبر: ۱۹/۱۶۴، الف) الجواب صحیح: بندہ محمد شفیع عفا عنہ (فتاویٰ عثمانی: ۱/۵۵۳)

معذور کب شمار ہوگا:

سوال: میرا وضو نہیں رہتا، میں نے اخبار میں معذور کا مسئلہ پڑھا تھا، میں اس کی تھوڑی سی وضاحت چاہتا ہوں، میرا وضو زیادہ تر ہوا کے خارج ہونے کی وجہ سے ٹوٹتا ہے اور کبھی زیادہ وقت بھی برقرار رہتا ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ نماز اور قرآن کے لیے کیا کروں؟

---

(۱) قرآن کریم میں روزوں کا فدیہ بیان فرمایا گیا ہے؛ یعنی جو لوگ روزے رکھنے کی بالکل طاقت نہ رکھتے ہوں، نہ آئندہ ایسی طاقت پیدا ہونے کی امید ہو، ان کے لیے قرآن کریم نے حکم دیا ہے کہ وہ ایک روزے کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائیں؛ لیکن نماز کے لیے قرآن کریم، یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں ایسا کوئی حکم مذکور نہیں ہے، البتہ امام محمد نے فرمایا ہے: جس شخص کی نمازیں قضا ہوگئی ہوں اور وہ انہیں ادا نہ کررہا ہو، اسے چاہیے کہ وہ یہ وصیت کردے کہ اگر میں یہ نمازیں ادا نہ کرپایا اور اسی حالت میں میرا انتقال ہوگیا تو میرے ترکے سے ان نمازوں کا فدیہ ادا کردیا جائے اور وہ فدیہ بھی روزے کے فدیہ کے حساب سے؛ یعنی ایک نماز کا فدیہ ایک مسکین کا کھانا (یا پونے دو سیر گندم، یا اس کی قیمت کا صدقہ) ادا کیا جائے۔ امام محمد نے یہ حکم احتیاط کے طور پر دیا ہے اور کہا ہے کہ اگرچہ نمازوں کے فدیہ کا ذکر قرآن وسنت میں نہیں ہے؛ مگر روزے پر قیاس کر کے یہ حکم نکالا گیا ہے، لہٰذا امید ہے کہ ان شاء اللہ اس طرح انسان کی ذمہ داری پوری ہوجائے گی۔ (دیکھئے ردالمحتار: ۱/۵۴۱)

لیکن یاد رہے کہ یہ وصیت ترکے کے ایک تہائی حصے تک نافذ ہوگی؛ یعنی اگر روزوں، یا نماز کا کل فدیہ اس کے کل مال کا ایک تہائی، یا اس سے کم ہو، تب تو ورثا کے ذمے واجب ہوگا کہ وہ فدیہ ادا کریں، اگر فدیہ کی مقدار ایک تہائی سے بڑھ گئی تو زائد مقدار میں وصیت پر عمل کرنا ورثا کے ذمے لازم نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے روزے یا نماز کے فدیہ کی وصیت نہ کی تو ورثا کے ذمے ضروری نہیں ہے کہ وہ یہ فدیہ ادا کریں، البتہ عاقل وبالغ ورثا اپنے حصے میں سے رضا کارانہ طور پر فدیہ ادا کریں تو ان کا احسان ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ ان شاء اللہ مرحوم کو معاف فرمادیں گے۔

(۲) الدرالمختار علیٰ هامش ردالمحتار، باب المسح على الخفين: ۱/ ۲۷۱، دار الفكر بيروت، انيس

الجواب

نماز سے پہلے جب وضو کرو تو اچھی طرح اطمینان کرلو؛ تا کہ نماز وضو کے ساتھ پڑھ سکو، بہرحال تم معذور نہیں ہو۔(۱)
(آپ کے مسائل اور ان کا حل:۵۷۹/۳)

جس شخص کا کان مسلسل بہتا ہو، وہ معذور شمار ہوگا:

سوال: میرا داہنا کان خراب ہے، جو اکثر بہتا رہتا ہے۔ میں روئی سے اچھی طرح صاف کر کے وضو کر لیتا ہوں اور نماز ادا کرتا ہوں۔ بعض دفعہ نماز کے بعد اگر کان میں انگلی ڈالوں تو انگلی کو پانی لگ جاتا ہے، اگر میں وضو کے بعد کان میں روئی رکھ لوں تو نماز ہوجائے گی؟ اگر نماز کے بعد روئی نکالوں اور اس کے ساتھ پانی لگا ہو تو نماز ہوگئی، یا دوبارہ پڑھوں، اگر روئی نہ رکھوں اور نماز ادا کر چکنے کے بعد انگلی کے ساتھ پانی لگ جائے تو نماز ہوجائے گی، یا نہیں؟

الجواب

کان اگر بہتا ہے تو آپ معذور ہیں، کان میں روئی رکھ لیا کریں اور وقت کے اندر جتنی چاہیں، فرض ونفل نمازیں پڑھتے رہیں، جب نئی نماز کا وقت داخل ہوجائے تو نیا وضو کرلیا کریں۔(۲) (آپ کے مسائل اور ان کا حل:۵۸۷/۳)

پاخانے کے راستے سے کیڑے گرنے والے کی نماز اور اعتکاف درست ہے:

سوال: میرے پیٹ میں کیڑے ہیں، جو قضائے حاجت کے علاوہ بھی پاخانے کی جگہ سے جھڑتے رہتے ہیں، جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں کہ آیا میں پاک ہوں، یا نہیں؟ برائے کرم آپ نماز، کپڑے، غسل اور وضو کے احکام واضح فرمائیں، نیز کیا میں اعتکاف بیٹھ سکتا ہوں؟

الجواب

ایسے آدمی کی نماز تو نہیں ہونی چاہیے، باقی مجبوری کی وجہ سے نماز اس کی ہوجائے گی، اعتکاف کرنا بھی صحیح ہے۔(۳)
واللہ تعالیٰ اعلم (آپ کے مسائل اور ان کا حل:۵۸۷/۳)

---

(۱) (وصاحب عذر من بل سلس) ... (وإن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة)بأن لايجد في جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلي فيه خالياً عن الحدث.(الدرالمختارعلى هامش رد المحتارقبيل باب الأنجاس: ۳۰۵/۱،دارالفكر بيروت،انيس)

(۲) (وصاحب عذر) ... (وحكمه الوضوء) ... (لكل فرض) ...(ثم يصلي) به (فيه فرضاً ونفلاً) ... (فإذا خرج الوقت بطل).(الدرالمختارعلى هامش ر د المحتار،قبيل باب الأنجاس:۳۰۵/۱-۳۰۶،دار الفكر بيروت

(۳) لايجوزبناء القوى على الضعيف ... والطاهربصاحب العذرللأصل المذكور.(الحلبى الكبير،بحث: لايصح الاقتداء به:۵۱۶)

حکم سیلان زخمے کہ از خود پیدا کردہ شود، یا مثل زخمے ہست کہ بآ فت سماویہ پیدا شود:

سوال: بندہ کے کمر میں بہت درد ہے اور درد کی وجہ سے پیٹھ میں پیٹھ کی ہموار سطح سے چار انگشت چوڑا ایک انگشت اونچا بڑی انگلی سے ہوگیا ہے، حالاں کہ وہ پھنسی بھی نہیں ہے اور نہ پکتا ہے اور کمر کے درد کی وجہ سے ایک بھرا ہوا لوٹا بھی اٹھانے میں سخت تکلیف ہوتی ہے، لہذا ہمارے یہاں کے لوگ مرض درد کے واسطے یہ علاج کرتے ہیں کہ نیم کے درخت کی ایک گولی لے کر گھٹنے کے تین انگشت نیچے؛ یعنی پنڈلی کے اعلی حصہ میں کاٹ کر زخم کر کے اس میں نیم کا درخت کی گولی رکھ دی جاتی ہے، اس کے اوپر تین انگشت چوڑا اور دو ہاتھ لمبا ایک کپڑا لپیٹ کر باندھ دیتے ہیں، نیم کی گولی کم از کم ڈیڑھ سال تک رکھی جاتی ہے، اس سے زیادہ بھی رکھتے ہیں، اس زخم سے ہمیشہ پیپ پانی اور خراب چیزیں نکلتی ہیں، بعضوں کے بہت بدبو ہوتی ہے اور بعضوں کے بدبو کم ہوتی ہے، بعضے احتیاطاً دھو دیتے ہیں اور بعض نہیں دھوتے؛ مگر بندہ کے بدبو کم ہے، پس ہمارے پڑوسیوں کو دو تین آدمیوں کے استعمال سے مرض درد میں شفا ہوگئی ہے، خدا کے حکم سے اگر کہیں بدن میں زخم ہوگیا ہے، اس سے پیپ خون پانی وغیرہ نکلنے سے صحت صلوٰۃ کے لیے قدر درہم تک معاف ہے، اگر بعد وضو بھی وہ خون پیپ وغیرہ نکلے، نماز کے پورے وقت تک وضو باقی رہتا ہے، پس اس صورت بالا میں یعنی خود کردہ زخم کے پیپ پانی وغیرہ کا کیا حکم ہوگا؟ بندہ نے چار ماہ ہوئے استعمال کیا ہے، درد میں کچھ تخفیف معلوم ہوتی ہے۔

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــ

اگر اس زخم میں روئی رکھنے، یا اوپر سے پٹی باندھنے، یا اور کسی طرح وقت صلوٰۃ میں سیلان بند ہو سکے اور سہولت کے ساتھ بند ہو سکے تو ان طرق سے نماز کے وقت سیلان کو روکنا چاہیے اور اگر بسہولت سیلان کو نہ روک سکے تو پھر یہ شخص معذور ہے اور اس کے لیے معذورین کا حکم ہے، اس میں خود کردہ اور خدا کردہ زخم برابر ہے، خود کردہ زخم بھی خدا ہی کا کیا ہوا ہے، خصوصا جب کہ بضرورت علاج کیا گیا ہے۔

قال في مراقي الفلاح: وجرح لايرقأ ولايمكن حبسه بحشو من غير مشقة ولابجلوس ...
وفي حاشية الطحطاوي: أما إذا كان يمكنه رده بجلوس في الفرض ونحوه وجب رده به وخرج عن أن يكون صاحب عذر، آه. (۱)

اور اس رخم سے جو ناپاکی نکلتی ہے، اگر وہ قدر درہم، یا اس سے کم ہو، تب تو عفو ہے اور زائد ہو تو دھونا واجب ہے، بشرطیکہ دھونا مفید ہو کہ دھونے کے بعد دیر تک ناپاکی نہ لگتی ہو اور اگر دھونا مفید نہ ہو تو پھر جب تک عذر باقی رہے، اس کا دھونا بھی عفو ہے۔

---

(۱) مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص: ۱٤۹، دار الكتب العلمية بيروت، انيس

قال في حاشية مراقي الفلاح: وفي البدائع: يجب غسل الزائد عن الدرهم إن كان مفيداً بأن لايصيبه مرة بعد أخرىٰ حتىٰ لولم يغسل؛ وصلىٰ لايجزيه وإن لم يكن مفيدا لايجب مادام العذر قائماً وهو اختيار مشايخنا، آه. (ص: ٨٦)(١)

۲۲/رجب ۱۳۴۴ھ (امدادالاحکام: ۲/۳۳۰)

کیا آنکھ اور کان سے نکلنے والے پانی سے وضوٹوٹتا ہے:

سوال: رسالہ ''رکن دین'' میں بحوالہ ''غایۃ الاوطار'' لکھا ہے کہ ''درد کے ساتھ آنکھ، ناک، کان سے جو پانی برآمد ہو، وہ ناقض وضو ہے''۔

اور فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۵ میں ہے کہ ''آنکھ سے درد کے ساتھ جو ڈھیڈ نکلتی ہے، وہ ناقض وضو نہیں ہے''۔

تو آیا ڈھیڈ کا معنی نجس پانی ہے، یا کوئی اور چیز؟

(المستفتی: محمد صغیر خاں میانجی، مقام اوسیا ضلع غازی پور، ۱۹/۵/۱۳۴۲ھ)

الجواب

آنکھ کان سے نکلنے والی چیز اگر پانی سے مختلف ہے؛ یعنی پیپ، یا کچھ لہو ہے، تو بہرحال ناقض ہے، خواہ درد ہو، یا نہ ہو اور اگر پانی ہے، اس میں کوئی رنگ، یا بدبو نہیں ہے، پانی کی طرح صاف شفاف ہے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر یہ پانی بیماری سے نکلا، یا درد کے ساتھ نکلا تو ناقض ہے اور اگر بیماری سے نہیں نکلا، یا درد نہیں ہے تو ناقض نہیں ہے۔ (۲)

محمد کفایت اللہ (کفایت المفتی: ۹/۴۳۵-۴۳۶)

معذور کی نماز کس طرح ہوتی ہے:

سوال: جناب میں پیشاب کی بیماری میں مبتلا ہوں، پانچوں وقت کی نماز ادا کرتا ہوں، اور قرآن مجید بھی بلا ناغہ پڑھتا ہوں، مسئلہ یہ ہے کہ میں جب بھی پیشاب کر کے اٹھوں، یا استنجا کر کے اٹھوں، پیشاب کے قطرے کپڑوں میں گر جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں گیس ٹربل کا مریض بھی ہوں اور منٹ منٹ بعد مجھے گیس بھی خارج ہو جاتی ہے۔ میں نے نماز کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ نماز میں ریح کو روکنا نہیں چاہیے اور استنجا کرنے کے بعد بھی پیشاب

(١) حاشية الطحطاوي علىٰ مراقي الفلاح، قبيل باب الأنجاس والطهارة منها، ص: ١٥٠، دارالكتب العلمية بيروت، انيس

(٢) (كما) لاينقض (لوخرج من أذنه) ونحوها كعينه وثديه (قيح) ونحوه كصديد وماء سرة وعين (لابوجع، وإن) خرج (به) أي بوجع (نقض)؛ لأنه دليل الجرح فدمن بعينه رمد أوعمش ناقض فإن استمرصار ذا عمروالناس عنه غافلون. (الدرالمختار علىٰ هامش رد المحتار، بحث في نواقض الوضوء: ١/ ١٤٧-١٤٨، دار الفكر بيروت، انيس)

گر جائے تو نماز کی کیا صورت ہوگی؟ یہ نماز معذور کی نماز ہوگی، یا نہیں؟ بعض اوقات شیطان حملہ کرتا ہے کہ ایسی صورت میں نماز نہ پڑھا کروں، مگر میں نماز چھوڑنا نہیں چاہتا۔ ہر نماز میں تازہ وضو کرتا ہوں، جمعہ کو دو دفعہ وضو کرتا ہوں، میری اس پریشانی کو دور کر کے مشکور فرمائیں، مہربانی ہوگی؟

الجواب

نماز تو آپ نہ چھوڑیں، آپ کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ شرعاً معذور ہیں، ہر نماز کے وقت کے لیے ایک دفعہ وضو کر لینا کافی ہے، نماز کے لیے کپڑا الگ رکھا کریں، اگر وہ نماز کے دوران ناپاک ہو جائے تو بعد میں اتنا حصہ دھولیا کریں۔(۱) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۵۷۸/۳-۵۷۹)

ذہنی معذور نماز کس طرح ادا کرے:

سوال: بوجہ فالج اور ذہنی بیماری جس میں میرا آدھا ذہن مفلوج ہو گیا تھا، بحمد اللہ کسی حد تک ٹھیک ہو گیا ہے؛ لیکن اس نے میری یادداشت پر یہ اثر چھوڑا ہے، کبھی تو نماز بالترتیب قیام، رکوع، سجدہ اور متن کے ساتھ یاد رہتی ہے، جب پڑھنے لگتا ہوں تو نہ صرف متن گڈ مڈ ہو جاتا ہے؛ یعنی آیتیں آگے پیچھے ہو جاتی ہیں؛ بلکہ غلط یاد آتی ہیں۔ تمام وقت شک میں مبتلا رہتا ہوں کہ کچھ غلط پڑھ گیا ہوں۔ دوبارہ، سہ بارہ صحیح پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں؛ لیکن پڑھنے کے بعد یاد آتا ہے کہ صحیح نہیں تھیں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ نماز پڑھوں؛ لیکن اس ڈر سے نہیں پڑھتا کہ غلط پڑھنے کے گناہ سے نہ پڑھنے کا گناہ میری معذوری ہے، کیا ارکان نماز؛ یعنی قیام، سجدہ رکوع بغیر کچھ پڑھے بھی ادا کئے جا سکتے ہیں؟

یہ بھی بتاؤں کہ بیماری کی وجہ سے نماز باجماعت سے مکمل معذور ہوں، گھر میں بیٹھ کر نماز کے ارکان ادا کر سکتا ہوں، پڑھ نہیں سکتا، ویسے لوگوں کو شریعت کے مسئلے اردو میں نماز کی طرف راغب (خواہ لالچ دے کر) اور نمازیوں کی پابندی کی تلقین کرتا رہتا ہوں، خود بھی نیک کام کرتا رہتا ہوں اور دوسروں کو بھی ان کاموں پر عمل کی تاکید کرتا ہوں، میرے لیے کیا مناسب ہے؟

الجواب

آپ ذہنی طور پر چوں کہ معذور ہیں؛ اس لیے جس طرح بھی بن پڑتی ہے، نماز پڑھتے رہیے اور تقدیم و تاخیر سے زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ جہاں تک ممکن ہے توجہ سے پڑھنے کی کوشش کیجئے، بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۵۸۲/۳-۵۸۳)

---

(۱) (وصاحب عذر من به سلس) بول لا يمكنه إمساكه (أو استطلاق بطن أو انفلات ريح أو استحاضة)... (إن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بأن لا يجد فی جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلی فيه خالياً عن الحدث (ولو حكمًا). (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، قبيل باب الأنجاس: ۳۰۵/۱، دار الفكر بيروت)

اعرج کی نماز کا طریقہ:

سوال: ایک شخص معذور ہے؛ یعنی اس کا داہنا پاؤں خراب ہے اور وہ ٹوٹ گیا ہے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھنے پر قادر بھی ہے؛ لیکن جب کھڑا ہوتا ہے تو جو پاؤں ٹوٹا ہوا ہے، اس کا انگوٹھا ہلتا رہتا ہے، اس پر بعض حضرات اعتراض کرتے ہیں، کوئی تو کہتا ہے: نماز ہوتی ہی نہیں اور کوئی کہتا ہے کہ اگر نماز میں انگوٹھا ہل جائے تو نماز پوری نہیں ہوتی؛ بلکہ ناقص رہتی ہے، لہذا ان لوگوں کا اعتراض اس معذور کے حق میں باوجود قدرت علی القیام ہونے کے اور ارادۂ حصول زیادتی ثواب کے یہ اعتراض صحیح ہے، یا نہیں؟ اور اس طرح نماز پڑھنے کی شریعت اجازت دیتی ہے، یا نہیں؟ اور اگر اس طرح نماز پڑھے تو پوری ہوتی ہے، یا ناقص رہتی ہے، باوجودیکہ معذور ہے؟ مفصل جواب شافی تحریر فرما کر ممنون فرمائیں؟

(احقر عبدالرزاق، ۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ)

الجواب ــــــــــــــ حامدًا ومصليًا

قیام پر قدرت ہوتے ہوئے بیٹھ کر بلا عذر نفل کے علاوہ پڑھنا جائز نہیں؛(۱) بلکہ کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے۔ ہاں! اگر کوئی عذر ہو کہ جس سے کھڑا نہ ہو سکتا ہو، یا کھڑا ہونے سے کوئی دشواری پیش آتی ہو، مثلاً کوئی زخم ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے سے وہ بند رہتا ہے اور قیام سے وہ جاری رہتا ہے، یا قیام سے وہ قرأت نہیں کر سکتا، یا سجدہ نہیں کر سکتا، وغیرہ وغیرہ تو ایسی حالت میں اس کو چاہیے کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور صورت مسئولہ میں اس قسم کا کوئی عذر نہیں، لہذا شخص مذکور کو بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں ہے۔

”ومنها القيام) ... (في مرض)... (لقادرعليه) وعلى السجود، فلوقدرعلى دون السجود ندب إيماؤه قاعداً وكذا من يسيل جرحه لوسجد وقد يتحتم القعود وكمن يسلس جرحه إذا قام، أويسلسل بوله أو يبدوربع عورته أويضعف عن القراءة أصلاً“.(۲)

(۱) عن أم سلمة رضى الله عنها قال: ما مات رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتىٰ كان من أكثر صلاته قاعدًا إلا الفريضة وكان أحب العمل إليه أدومه وإن قلّ“(سنن النسائى، باب صلاة القاعد فى النافلة: ۱/۲٤٤-۲٤٥، قديمى)

”ويجوزأن يتنفل القادرعلى القيام قاعدًا بلاكراهة فى الأصح، كذا فى مجمع البحرين“. الفتاوىٰ الهندية، كتاب الصلوٰة، الباب التاسع فى النوافل: ۱/۱۱٤، رشيدية)

(۲) الدرالمختار علىٰ هامش رد المحتار، كتاب الصلوٰة باب صفة الصلاة: ۱/٤٤٤-٤٤٥، سعيد)

”ويفترض (القيام) وهوركن متفق عليه فى الفرائض والواجبات، وحد القيام أن يكون بحيث إذا مد يديه، لاينال ركبته وقوله فى غيرالنفل، إلخ“(مراقى الفلاح)(على الحاشية، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة وأركانها، ص: ۲۲٤، دار الكتب العلمية، بيروت) ==

ہاں! اس کی رعایت ضرور رکھنی چاہیے کہ پیر کا انگوٹھا ہلنے سے کسی دوسرے کو اذیت نہ ہو۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود گنگوہی، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۲۹/۳/۱۳۵۶ھ صحیح: عبداللطیف، ۲۹/ربیع الاول ۱۳۵۶ھ۔

== "قوله: ويفترض (القيام) علٰى قادر عليه وعلى الركوع والسجود، ولايفوت بقيامه شرط طهارة مثلا، ولاقدرة القراءة، فلو تعسر على القيام، أو قدر عليه وعجز عن السجود، لايلزمه، لكنه يخير في الثانية بين الايماء قائمًا أو قاعدًا، كما لو كان معه جرح يسيل إذا سجد، فإنه يخير كذلك ولو كان بحيث لو قام سلس بوله أو لو قام ينكشف من العورة ما يمنع الصلاة أو بعجز عن القراءة حال القيام وفي القعود، لايحصل شئ من ذلك، يجب القعود". (حاشية الطحطاوى، باب شروط الصلاة وركانها، ص: ٢٢٤، قديمى)

مسئلہ: نماز کو کسی حالت میں نہ چھوڑے، جب تک کھڑا ہوکر نماز پڑھنے کی وقت رہے کھڑا ہوکر نماز پڑھتا رہے اور جب کھڑا نہ ہوا جائے تو بیٹھ کر نماز پڑھے بیٹھے بیٹھے رکوع کرلے اور رکوع کرکے دونوں سجدے کرے اور رکوع کے لیئے اتنا جھکے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل ہوجائے۔

مسئلہ: اگر رکوع وسجدہ کرنے کی بھی قدرت نہ ہوتو رکوع سجدہ کو اشاروں سے ادا کرے اور سجدے کے لیے رکوع سے زیادہ جھک جایا کرے۔

مسئلہ: سجدہ کرنے کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا اور اس پر سجدہ کرنا بہتر نہیں، جب سجدے کی قدرت نہ تو بس اشارہ کرلیا کرے۔

مسئلہ: اگر کھڑا ہونے کی قوت تو ہے؛ لیکن کھڑا ہونے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے، یا بیماری بڑ جانے کا ڈر ہے، تب بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ: اگر کھڑا تو ہوسکتا ہے؛ لیکن رکوع وسجدہ نہیں کرسکتا ہے تو چاہے کھڑا ہوکر پڑھے اور رکوع وسجدہ اشارے سے ادا کرے اور چاہے بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع وسجدہ کو اشارہ سے ادا کرے؛ لیکن بیٹھ کر پڑھنا بہتر ہے۔

مسئلہ: اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں رہی تو پیچھے کوئی گاؤ تکیہ وغیرہ لگا کر اس طرح لیٹ جائے کہ سرخوب اونچا رہے؛ بلکہ قریب قریب بیٹھنے کے رہے اور پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا لے اور اگر کچھ طاقت ہوتو قبلہ کی طرف پیر نہ پھیلائے؛ بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور سجدہ کا اشارہ زیادہ نیچا کرے اور اگر گاؤ تکیہ سے ٹیک لگا کر بھی اس طرح نہ لیٹ سکے کہ سر اور سینہ وغیرہ اونچا رہے تو قبلے کی طرف پیر کرکے بالکل چت لیٹ جائے؛ لیکن سر کے نیچے کوئی اونچا تکیہ رکھ دیں کہ منہ قبلہ کی طرف ہوجائے، آسمان کی طرف نہ رہے، پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے، رکوع کا اشارہ کم کرے اور سجدہ کا اشارہ زیادہ کرے۔

مسئلہ: اگر چت نہ لیٹے بلکہ دائیں یا بائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کرکے لیٹے اور سر کے اشارے سے رکوع وسجدہ کرے یہ بھی جائز ہے، لیکن چت لیٹ کر پڑھنا زیادہ اچھا ہے۔

مسئلہ: اگر سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہیں تو نماز بالکل نہ پڑھے، پھر اگر ایک دن رات سے زیادہ یہی حالت رہے تو نماز بالکل معاف، اچھے ہونے کے بعد قضا پڑھنا واجب نہیں ہے، اگر ایک دن رات سے زیادہ یہ حالت نہیں رہی؛ بلکہ ایک دن رات میں پھر اشارے سے پڑھنے کی طاقت آگئی یوا شارے ہی سے ان کی قضا پڑھے اور ارادہ نہ کرے کہ جب بالکل اچھا ہوجاؤں گا، تب پڑھوں گا کہ شاید مر گیا تو گنہہ گار مرے گا۔

مسئلہ: اسی طرح اچھا خاصا آدمی بے ہوش ہوجائے تو اگر بے ہوشی ایک دن رات سے زیادہ نہ ہوتو قضا واجب ہے اور اگر ایک دن رات سے زیادہ ہوگئی تو قضا پڑھنا واجب نہیں۔

مسئلہ: جب نماز شروع کی اس وقت بھلا چنگا تھا، پھر جب تھوڑی نماز پڑھ چکا تو نماز ہی میں کوئی ایسی رگ چڑھ گئی کہ کھڑا نہ ہوسکا تو باقی نماز بیٹھ کر پڑھے، اگر رکوع وسجدہ کرسکے تو کرے نہیں تو رکوع وسجدہ کو سر کے اشارے سے ادا کرے اور اگر ایسا حال ہوگیا کہ بیٹھنے کی بھی قدرت نہیں تو اسی طرح لیٹ کر باقی نماز کو پورا کرے۔ ==

قصداً اگر انگوٹھا ہلاتا رہتا ہے تو یہ مکروہ ہے اور اگر ٹانگ ٹوٹنے کی وجہ سے خود ہلتا رہتا ہے تو اس سے کوئی نقصان نماز میں نہیں ہوتا، جو لوگ کہتے ہیں کہ انگوٹھا ہل جانے سے نماز نہیں ہوتی، وہ غلط کہتے ہیں۔(۱) فقط

رشید احمد غفر لہ (فتاویٰ محمودیہ: ۵۶۰/۷-۵۶۲)

==**مسئلہ**: بیماری کی وجہ سے تھوڑی نماز بیٹھ کر پڑھی اور رکوع کی جگہ رکوع اور سجدہ کی جگہ سجدہ کیا، پھر نماز میں ہی اچھا ہو گیا تو اسی نماز کو کھڑا ہو کر پورا کرے۔

مسئلہ: اگر بیماری کی وجہ سے کور، سجدہ کی قوت نہ تھی؛ اس لیے سر کے اشارے سے رکوع سجدہ کیا، پھر جب نماز پڑھ چکا تو ایسا ہو گیا کہ اب رکوع کر سکتا ہے تو اب یہ نماز جاتی رہی، اس کو پورا نہ کرے؛ بلکہ پھر سے پڑھے۔

مسئلہ: فالج گرا اور ایسا بیمار ہو گیا کہ پانی سے استنجا نہیں کر سکتا تو کپڑے، یا ڈھیلے سے صاف کر لے اور اسی طرح نماز پڑھے، اگر خود تیمّم نہ کر سکے تو دوسرا کرا دے، اگر ڈھیلے، یا کپڑے سے بھی صاف کرنے کی طاقت نہیں ہے تو بھی نماز قضا نہ کرے، اسی طرح نماز پڑھے، کسی اور کو اس کے بدن کا دیکھنا اور صاف کرنا درست نہیں، نہ ماں باپ کو، نہ لڑکا لڑکی کو، البتہ بیوی کو اپنے میاں اور میاں کو اپنی بیوی کا بدن دیکھنا درست ہے، اس کے سوا اور کو درست نہیں۔

مسئلہ: تندرستی کے زمانے میں کچھ نمازیں قضا ہو گئیں تھیں، پھر بیمار ہو گیا تو بیماری کے زمانے میں جس طرح نماز پڑھنے کی قوت ہو، ان کی قضا پڑھے، یہ انتظار نہ کرے کہ جب کھڑا ہونے کی قوت آئے پڑھوں، یا جب بیٹھنے لگوں اور رکوع سجدہ کرنے کی قوت آئے، تب پڑھوں؛ بلکہ فوراً پڑھے، دیر نہ کرے۔

مسئلہ: اگر بیمار کا بستر نجس ہے اور اس کے بدلے میں بہت تکلیف ہوگی تو اسی پر نماز پڑھ لینا درست ہے۔

مسئلہ: حکیم نے کسی کی آنکھ بنائی اور ہلنے جلنے سے منع کر دیا تو لیٹے لیٹے نماز پڑھتا رہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص قرأت کے طویل ہونے کے سبب سے کھڑے کھڑے تھک جائے اور تکلیف ہونے لگے تو اس کسی دیوار، یا درخت، یا لکڑی وغیرہ سے تکیہ لگا لینا مکروہ نہیں، تراویح کی نماز میں ضعیف اور بوڑھے لوگوں کو اکثر اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔(دین کی باتیں از مولانا اشرف علی تھانوی، انیس)

(۱) عن يحيى بن أبي كثير مرسلاً: "إن الله تعالىٰ كره لكم ستا: العبث في الصلاة، المن في الصدقة... والرفث في الصيام، والضحک عند القبور".

"قال الشيخ العثماني رحمه الله تعالىٰ: قال الشيخ: ودلت الأحاديث على كراهة مطلق العبث؛ لأنهم لم يفرقوا بين عبث وعبث، فثبت كلا الجزئين من الباب، قلت: ودلالة الحديث الرابع: (أي حديث يحيىٰ ابن أبي كثير) علىٰ كراهة مطلق العبث ظاهرة". (إعلاء السنن، أبواب مكروهات الصلوة: ۱۰۷/۵، إدارة القرآن، کراچی)

يكره للمصلي سبعة وسبعون شيئا ... (كعبثه بثوبه وبدنه) لأنه ينافي الخشوع الذي هو روح الصلاة، فكان مكروهًا، لقوله تعالىٰ: ﴿قد أفلح المؤمنون الذين هم في صلاتهم خاشعون﴾. وقوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: "إن الله تعالىٰ كره لكم العبث في الصلاة ... الحديث." ورآى عليه الصلاة والسلام رجلاً يعبث بلحيته في الصلاة، فقال: "لو خشع قلبه، لخشعت جوارحه". والعبث عمل لا فائدة فيه ولا حكمة تقتضيه، والمراد بالعبث هنا فعل ماليس من أفعال الصلاة؛ لأنه ينافيها". (مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، فصل في مكروهات الصلاة، ص: ۳٤٥، قديمي)

نماز کب معاف ہوتی ہے:

سوال: نماز کب معاف ہوتی ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

جب انسان مرض کی وجہ سے بالکل ہوش وحواس سے عاری ہوجائے اوراسی حال پر چوبیس گھنٹے سے زیادہ گزر جائیں، یا اتنا کمزور ہوجائے کہ سر سے صرف اشارہ کرنے کی بھی قدرت نہ ہواوراسی حال پر ایک رات دن سے زیادہ ہوجائے تو ان نمازوں کی قضا بھی اس کے ذمے نہیں ہوتی۔(۱)

محمد کفایت اللہ (کفایت المفتی:۴۹۳/۳)

عبادات کس شخص سے معاف ہیں:

سوال: بزرگوں میں سے کسی بزرگ کے متعلق یہ مشہور ہے کہ خداوند پاک نے ان سے اپنے فرائض اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے سنتیں ان کی تکالیف اور ضعیفی کی بنا پر معاف کردیا تھا۔ اگر جناب والا کی نظر سے کسی کتاب میں یہ واقعہ گزرا ہوتو تحریر فرماویں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

خصوصیت سے یہ واقعہ تو مجھے کسی کتاب میں دیکھنا یاد نہیں؛ لیکن مسئلہ صحیح ہے، وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اتنا بیمار اور ضعیف ہے کہ نہ وضو کرسکتا ہے، نہ تیمّم، نہ کھڑے ہوکر نماز پڑھ سکتا ہے، نہ بیٹھ کر، نہ لیٹ کر، نہ رکوع کرسکتا ہے، نہ اشارہ، نہ روزہ رکھ سکتا ہے، نہ حج کرسکتا ہے اوراسی حالت میں کچھ مدت تک زندہ رہ کر مرجائے تو یہ سب عبادتیں اس سے معاف ہیں، کوئی فدیہ، یا وصیت بھی واجب نہیں۔ کتب فقہ نورالایضاح وغیرہ میں بھی اس کی تصریح موجود ہے۔(۲) واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۵/۱۱/۶ھ، الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۵/۱۱/۶ھ، الجواب صحیح: سید احمد علی سعید، نائب مفتی دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۵/۱۱/۶ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵۴۵/۷)

---

(۱) (وإن تعذر الإيماء) برأسه (وكثرت الفوائت) بأن زادت علىٰ يوم وليلة (سقط القضاء عنه) وعليه الفتوىٰ. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب صلاة المريض: ۹۹/۲، ط: سعيد)

(۲) "إذا مات المريض ولم يقدر على الصلاة بالايماء (لايلزمه الايصاء بها وإن قلت". (نور الايضاح، باب صلاة المريض، فصل في إسقاط الصلاة والصوم: ص: ۱۰٤، سعيد)

"إذا مات المريض ولم يقدر على اداء الصلاة بالايماء) برأسه (لايلزمه الايصاء بها وإن قلت) بنقصها عن صلاة يوم و ليلة لما روينا لعدم قدرته على القضاء بإدراک زمن له على قول من يفسر قبول العذر بجواز التاخير، ==

مجنون کی نماز:

سوال: مجنون کے ذمہ سے نماز ساقط ہو جاتی ہے، یا نہیں؟

== ومن فسره بالسقوط ظاهر،(وكذا) حكم (الصوم) في شهر رمضان (إن أفطر فيه المسافر والمريض،وماتا قبل الاقامة) للمسافر (و) قبل(الصحة) للمريض لعدم إدراكهما عدة من أيام أخر،فلايلزمهما الايصاء به".(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى، باب صلاة المريض، فصل فى إسقاط الصلاة والصوم،ص:٤٣٦-٤٣٧،قديمى)

عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال :"يصلى المريض قائما، فإن نالته مشقة صلى جالسا، فان نالته مشقة صلى بايماء يؤمى برأسه ، فان نالته مشقة سبح".كما ذكرنا فى المقدمة، فالحديث حسن، وفيه دلالة على سقوط الصلوة عن المريض إذا لم يستطع الايماء بالرأس ،فإن قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:"فإن نالته مشقة سبح" ورد فى مقابلة قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:"صلى بإيماء"فلايجوز إراده الصلاة به بل المراد به الذكر وحده، فدل على ان مثل هذا المريض لا صلاة عليه،بل يذكر الله بقلبه ولسانه،وليس الذكر بواجب عليه اجماعا فالأمر للندب كما قال علماء نا".(إعلاء السنن، أبواب صلاة المريض:١٩٨/٧،إدارة القرآن،كراتشى)

"وإذا عجز المريض عن الإيماء بالرأس فى ظاهر الرواية، يسقط عنه فرض الصلوة، ولايعتبر الايماء بالعينين و الحاجبين إلخ"(الفتاوىٰ الهندية،الباب الرابع عشر فى صلاة المريض:١٣٧/١،رشيدية)

قیام پر قدرت ہو تو کھڑے ہو کر، ورنہ بیٹھ کر اور یہ بھی نہ ہو سکے تو مریض اشارے سے نماز ادا کرے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے:

''مریض کھڑے ہو کر نماز پڑھے گا، اگر کھڑے ہونے میں اس کو مشقت ہو تو بیٹھ کر پڑھے گا اور اگر اس میں بھی مشقت ہو تو سر کے اشارے سے نماز پڑھے گا''۔(عن ابن عباس رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه و سلم قال:"يصلى المريض قائماً فان نالته مشقة صلىٰ جالساً،فان نالته مشقة صلىٰ بايماء يؤمى برأسه".(رواه الطبرانى فى الأوسط،إعلاء السنن: ١٤٧/٧/ مجمع الزوائد: ١٥٢/٢، باب صلاة المريض،وقال الهيثمى:لم يروه عن ابن جريج الأحلس بن محمد الضبعى ولم أجد من ترجمه،وبقية رجاله ثقات،وفى اعلاء السنن:١٤٧/٧ :المستور من القرون الثلاثة مقبول.وأقول:ان حديث عمران بن حصين الآتى يؤيده ويقويه فى الجملة فلا محالة أن هٰذا الحديث حسن،كما قال صاحب الاعلاء)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ان کے استفسار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکو تو بیٹھ کر پڑھو، یہ بھی نہ کر سکو، تو کروٹ کے بل لیٹ کر پڑھو''۔(عن عمران بن حصين قال:"كانت بى بواسير فسألت النبى صلى الله عليه وسلم عن الصلاة فقال:صل قائماً فان لم تستطع فقاعداً فان لم تستطع فعلىٰ جنب".(رواه البخارى،جامع الأصول: ٣١٢/٥)(البخارى، تقصير الصلاة،باب إذا لم يطق قاعداً صلىٰ علىٰ جنب)(احکام نماز از احادیث وآثار،ص:۳۳۷)

اگر لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھنے پر قدرت نہ ہو تو نماز کا مطالبہ نہیں؛ بلکہ تسبیح وغیرہ پر اکتفا کی جائے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد نبوی نقل کیا ہے کہ مریض کو اگر سر کے اشارے سے نماز پڑھنے میں مقشت ہو تو وہ تسبیح پر (اکتفا) کرے۔(عن ابن عباس فى حديثه المتقدم من قولهٖ صلى الله عليه وسلم :"فان نالته مشقة صلىٰ بايماء يؤمى برأسه فان نالته مشقة سبح".(رواه الطبرانى فى الأوسط) ملاحظہ ہو حدیث،ص:۴۹۳) ==

الجواب

اگر جنون طویل ہو اور ایک دن و رات سے زیادہ وقت اسی جنون کی حالت میں گذر جائے تو اس کے ذمہ سے نماز ساقط ہو جاتی ہے۔عنایہ میں ہے:

''وحد الامتداد فی الصلاۃ أن یزید علیٰ یوم ولیلۃ وفی الصوم باستغراق الشہر وفی الزکٰوۃ باستغراق الحول''انتھی. (۱)(مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحئی اردو: ۲۴۰)

بیہوشی کے بعد ہوش آئے تو نمازوں کے لیے کیا کرے:

سوال: اگر کوئی شخص کثرت مرض کی وجہ سے چوبیس گھنٹہ تک بیہوش رہے، بعد اس کے کبھی کبھی جب ہوش میں

== لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت میں چت لیٹنا (قبلہ رخ پیر کے ساتھ) اور قبلہ رخ کروٹ کے بل لیٹنا دونوں درست ہے، افضل چت لیٹنا ہے اگر قدرت ہو۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ارشاد نبوی نقل کیا ہے کہ اگر بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکو تو کروٹ کے بل پڑھو۔(ملاحظہ ہو حدیث، ص:۴۹۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''مریض چت لیٹ کر اس طرح نماز پڑھے کہ اس کے پیر قبلہ جانب ہوں''۔(عن ابن عمر قال: ''یصلی المریض مستلقیاً علیٰ قفاہ تلی قدماہ القبلۃ''.(رواہ الدارقطنی،اعلاء السنن: ۱۷۲/۷)سنن الدارقطنی، الوتر،باب صلاۃ المریض ومن رعف بہ) وفی اعلاء السنن: رجالہ ثقات، وفی ھامش الدارقطنی لمجدی بن منصور : إسنادہ صحیح)(احکام نماز احادیث وآثار ص: ۳۳۷-۳۳۸)

اشارے سے نماز ادا کرنے میں اشارہ صرف سر سے کیا جائے گا آنکھ وغیرہ سے نہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ارشاد نبوی یہ آیا ہے کہ اگر بیٹھ کر (رکوع کے ساتھ نماز میں) مشقت ہو تو سر سے اشارہ کر کے نماز پڑھے۔(ملاحظہ ہو حدیث، ص:۴۹۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے، میں بھی اس کے ساتھ تھا، آپ نے اس کو دیکھا کہ وہ نماز میں سجدہ ایک تکیہ پر کر رہا ہے تو اس کو منع کیا اور فرمایا: ''اگر زمین پر سجدہ کر سکو تو کرو، ورنہ اشارے سے کام لو، اور سجدے کے اشارے کو رکوع سے زیادہ جھکاؤ''۔(عن جابر بن عبد اللّٰہ قال: ''عاد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مریضاً وأنا معہ فرآہ یصلی ویسجد علیٰ وسادۃ فنھانا وقال: ''ان استطعت أن تسجد علی الأرض فاسجد والا فأوم ایماء واجعل السجود اخفض من الرکوع''.(رواہ البزاز،اعلاء السنن :۱۷۸/۷، مجمع الزوائد: ۱۵۱/۲، باب صلاۃ المریض) وفیہ : رجالہ رجال الصحیح،ونسبہ الحافظ فی الدرایۃ (۲۰۹/۱) إلی الزار والبیھقی وقال: رجالہ ثقات)

اس حدیث کے مرفوعاً ثبوت میں کچھ کلام ہے؛ مگر اعلاء السنن (۱۷۸/۷ و ۱۷۹) میں اس پر محققانہ کلام کیا گیا ہے کہ اس کا رفع ثابت وراجح ہے۔(احکام نماز احادیث وآثار ص ۳۳۸)

(۱) وَإِذَا كَانَ الْمُسْقِطُ الْحَرَجَ لَزِمَ اخْتِلَافُ الِامْتِدَادِ الْمُسْقِطِ فَقُدِّرَ فِي الصَّلَاةِ بِالزِّيَادَةِ عَلَى يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عِنْدَهُمَا وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ بِصَيْرُورَةِ الصَّلَاةِ سِتًّا وَهُوَ أَقْيَسُ لَكِنَّهُمَا أَقَامَا الْوَقْتَ مُقَامَ الْوَاجِبِ كَمَا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ وَفِي الصَّوْمِ بِاسْتِغْرَاقِ الشَّهْرِ لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ وَفِي الزَّكَاةِ بِاسْتِغْرَاقِ الْحَوْلِ.(البحر الرائق،فصل فی عوارض الفطر فی رمضان: ۳۱۳/۲، دار الکتاب الإسلامی بیروت،انیس)

آوے تو بجز اشارہ کے نماز نہیں پڑھ سکتا، آیا نماز فائتہ کی قضا آوے گی، یا نہیں؟ اگر قضا آوے گی تو حالت مذکورہ میں اشارہ سے پڑھ لیوے تو کافی ہوگی، یا نہیں؟ اور چوبیس گھنٹہ سے زائد بیہوش رہے تو کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

درمختار، صلوٰۃ المریض میں ہے:

(ومن جنّ أوأغمى عليه)... (يوماً وليلةً قضى الخمس وإن زاد وقت صلاة) سادسةٍ (لا) للحرج، إلخ. (۱)

اس سے معلوم ہوا کہ چوبیس گھنٹہ سے زیادہ بیہوش رہا اور چھ نمازیں، یا اس سے زیادہ قضا ہوگئیں تو قضا لازم نہ ہوگی، بصورت لزوم قضا اگر بحالت مرض فوت شدہ نمازوں کو اشارہ سے پڑھ لے گا تو نماز ادا ہو جائے گی۔ (۲) فقط

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۴۳۹/۴)

(۱) الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب صلاة المريض: ۲/ ۲۰۲، دار الفكر بيروت، ظفير

(۲) وإن تعذر القعود أومأ بالركوع والسجود مستلقياً علىٰ ظهره وجعل رجليه إلى القبلة، إلخ. (الفتاویٰ الهندية كشوری، الباب الرابع عشر فی صلاة المريض: ۱/ ۱۳۶، ظفير)

سجدے کا اشارہ رکوع کے اشارے سے زیادہ جھک کر ہوگا اور سجدہ کے لئے کوئی چیز اٹھا کر سر سے نہ لگائی جائے گی:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کو تکیہ پر سجدہ کرتے دیکھا تو فرمایا: ''زمین پر سجدہ نہ کر سکو تو اشارہ کرو اور رکوع سے زیادہ کرو''۔ (ملاحظہ ہو حدیث، ص: ۴۹۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد نبوی نقل کیا ہے: ''تم میں سے جو آدمی سجدہ کر سکے وہ سجدہ کرے اور جو سجدہ نہ کر سکے وہ کسی چیز کو اٹھائے نہیں کہ اس پر سجدہ کرے، بلکہ رکوع وسجدے کا اشارہ کرے''۔ **(عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: قال رسو الله صلى الله عليه وسلم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ''من استطاع منكم أن يسجد فليسجد ومن لم يستطع فلا يرفع الىٰ جهته شيئاً يسجد عليه ولكن ركوعه وسجوده يأمى ايماء''. (رواه الطبرانی، اعلاء السنن: ۷/ ۱۷۸) الطبرانی فی الأوسط، مجمع الزوائد: ۲/ ۱۵۳، باب صلاة المريض، وفيه رجاله موثقون ليس فيهم كلام يضر)**

بلکہ متعدد روایات میں کسی چیز پر سجدہ کرنے پر نکیر اور اس کا الگ کرنا وپھینکنا نقل کیا گیا ہے۔ **(مجمع الزوائد: ۲/ ۱۵۱-۱۵۲، باب صلاة المريض روى ذلک مرفوعاً وموقوفاً بأسانيد معتبرة)**

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں بیٹھنے کی ہیئت وکیفیت:

بیٹھ کر نماز پڑھنے والا- خواہ کسی عذر کی وجہ سے فرض ادا کرے- یا بغیر عذر کے کوئی نفل ادا کرے، اگر مجبوری کی حالت ہے تو جو ہیئت وکیفیت ممکن ہو وہ اختیار کرے، ورنہ اس کو اختیار ہے کہ قعدہ کی ہیئت پر رہ کر نماز ادا کرے یا چہار زانو (پالتی مار کر) بیٹھے، البتہ افضل یہ ہے کہ قیام وقراءت کے مرحلے میں پالتی وچہار زانو کی ہیئت پر رہے، اس کے بعد ہیئت بدل لے۔ حضرت ابن عمر، حضرت عباس، حضرت انس رضی اللہ عنہم نیز متعدد اکابر تابعین سے قولاً وفعلاً اسی انداز میں نماز میں پڑھنا نقل کیا گیا ہے اور ابراہیم نخعی وسالم بن عبد اللہ، سعید بن جبیر، ابن سیرین رحمہم اللہ سے خصوصیت سے قیام وقرأت کے مرحلے میں یہی نقل کیا گیا ہے اور بعد کے مرحلے میں ہیئت کا بدلنا منقول ہے۔　　==

مریض زندگی میں نماز کا فدیہ ادا کرسکتا ہے، یا نہیں:

سوال: اگر کسی شخص کی نماز جاتی رہے اور کمزوری کی وجہ سے ادا نہ کرسکے تو اس کا کفارہ ادا کردیا جائے تو ادا ہوگا، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

زندگی میں کفارہ ادا نہیں ہوسکتا،(۱) جس طرح ہو، قضا پڑھے، کھڑا نہ ہوسکتا ہے تو بیٹھ کر، یا لیٹ کر جس طرح قدرت ہو پڑھے۔(۲) اگر کسی طرح بھی نہ پڑھا تو مرنے کے وقت وصیت لازم ہے، ایک ثلث ترکہ میں سے فدیہ دیا جائے گا۔(۳) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۹/۷/۱۳۵۹ھ، الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ ہذا صحیح: عبداللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور (یوپی) (فتاویٰ محمودیہ: ۵۶۶/۷-۵۶۷)

== اور صحابہ میں حضرت انس سے بھی یہی منقول ہے۔(ملاحظہ ہو مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۲۲/۴-۳۲۶) مذکورہ حضرات میں بعض سے اس ہیئت پر انکار بھی آیا ہے، مجموعی روایات وآثار کا تقاضا ہو تو اس میں بھی حرج نہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بعض آثار سے بھی یہی بات واضح ہوتی ہے (بخاری وغیرہ میں صراحۃً قعدہ کے حال میں تربع پر انکار آیا ہے۔(ملاحظہ ہو جامع الأصول: ۴۰۷/۵)

بلکہ حضرت ابن مسعود جن سے اس کا انکار مروی ہے، ان سے عبدالرزاق نے اس قسم کی بات نقل کی ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا تربعاً نہ بیٹھے، ہاں بیٹھ کر نماز پڑھنے والا تربعاً بیٹھے۔(مجمع الزوائد: ۱۹۸/۱۷ بحوالہ طبرانی فی الکبیر)

مولانا ظفر احمد نے اعلاء السنن (۱۸۰/۷-۱۸۲) میں کافی تفصیل کی ہے؛ مگر ترجیح ظاہر روایت کو دی ہے کہ قعدہ کی ہیئت میں نماز پڑھی جائے، جب کہ خود انہوں نے ایک ترجیحی قول امام صاحب وصاحبین تینوں کا (بحوالہ امام طحاوی المعتصر من المختصر: ۳۳/۱) تربع نقل کیا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ تربع سے متعلق جس کثرت وصراحت سے روایات وآثار ہیں وہ دوسری کسی شکل سے متعلق نہیں ہیں؛ اس لیے اس کا جواز تو ہے، استحسان سے بھی راجح معلوم ہوتا ہے، ائمہ ثلاثہ کے یہاں بھی راجح یہی ہے کہ تربعاً نماز ادا کی جائے۔(فتح الباری: ۵۵۶/۲) اور یہ توافق وموافقت مزید مؤکد ومرجح ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تربعاً (چارزانو) نماز پڑھنا نقل کیا ہے۔(عــــن عـائشة قـالـت: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي متربعاً. (رواه النسائى–جامع الأصول: ٣١٤/٥) سنن النسائى، قيام الـليـل، بـاب كيف صلاة القاعد–ورواه الحاكم المستدرك: ٢٥٨/١-٢٧٥) وصـحـحـه ووافقه الذهبى ورواه ابن حبان وابن خـزيمة وغيرهم–كما فى– اعلاء السنن: ١٨٠/٧) وفى اعلاء السنن: ١٨٠/٧، ١٨١: قـال النسائى: لا أحسب هٰذا الحديث إلا خـطـأ؛ لٰكـن الـرواية عـن ابن خزيمة والبيهقى متابعة فظهر أن لا خطأ، كما قال الحافظ فى التلخيص: ٨٥/١) كيف وقد صحح اسناده فى المعتصر من المختصر من مشكل الآثار: ٤٣/١)

أقـول: وهـو عند ابن خزيمة: ١٣٦/٢، بـاب التـربع فى الصلاة إذا صـلـٰى الـمـرء جالساً، وفى هامشه: ٢٣٦/٢، قال الألبانى: إسناده صحيح، وراجع السنن الكبرىٰ للبيهقى: ٣٠٥/٢) (احکام نماز احادیث وآثار، ص: ۳۴۰-۳۴۱)

(۱) ولـو فـدى عـن صـلاتـه فـى مرضه، لايصح بخلاف الصوم. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب قضاء الفوائت: ٧٤/٢، سعيد) ==

مرض کی وجہ سے شراب کی پٹی باندھی گئی،تو نماز کیسے ادا کرے:

سوال: ایک شخص کے پیر میں زخم ہوگیا ... ڈاکٹر نے شراب کا پھایا باندھ دیا اور تاکید کردی کہ اس کو کھولا نہ جاوے تو وہ اس پٹی کے بندھے ہونے پر نماز پڑھ سکتا ہے؟

الجواب

وہ اسی حالت میں نماز پڑھ لیوے، نماز اس کی درست ہے۔فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۴۴۰)

بیماری کی وجہ سے اگر جنابت کا غسل نہ کرسکا:

سوال: ایک شخص کو بخار کی حالت میں احتلام ہوجائے اور وہ کپڑا بدل کر استنجا کرکے غسل کے بدلے تیمّم کرلے اور نماز کے وقت وضو کرکے نماز ادا کرلے تو نماز ہوجائے گی، یا نہیں؟ یا تندرست ہوکر دوبارہ ادا کرنی ہوگی؟

(المستفتی: محمد صغیر خاں میانجی، مقام اوسیا ضلع غازی پور)

== وفی الیتیمة:سئل الحسن بن علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ عن الفدیة عن الصلوات فی مرض الموت،ھل یجوز؟فقال:لا ''. (الفتاویٰ الھندیة،الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت:۱/۱۲۵،رشیدیة)

(۲) قولہ (تعذرعلیہ القیام أوخاف زیادہ المرض،صلی قاعداً یرکع ویسجد) لقولہ تعالٰی:﴿الذین یذکرون اللّٰہ قیامًا وقعودا وعلٰی جنوبھم﴾(سورة آل عمران: ۱۹۱)

''قال ابن مسعود وجابر وابن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم:والآیة نزلت فی الصلاة: أی (قیامًا) إن قدروا(وقعودا) إن عجزوا عنہ،(وعلٰی جنوبھم) إن عجزوا عن القعود، لحدیث عمران بن حصین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اخرجہ الجماعة إلا مسلمًا:''قال:کانت بی بواسیر،فسالت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فقال صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم عن الصلاة فقال:''صل قائمًا فإن لم تستطع فقاعدًا فإن لم تستطع فعلی جنبک''.زاد النسائی: فإن لم تستطع فمستلقیا﴿لایکلف اللّٰہ نفسًاإلا وسعھا﴾.(البحرالرائق،باب صلاة المریض:۲/۱۹۸،رشیدیة)

(۳) أویحمل الحدیث بما علیہ من الفرائض والوجبات کالحج و الزکاة والکفارات والوصیة بھا واجبة عندنا''(بدائع الصنائع، کتاب الوصایا:۷/۳۳۰،سعید)

(ولومات وعلیہ صلوات فائتة وأوصٰی بالکفارة،یعطی لکل صلاة نصف صاع من بر)کالفطرة(وکذا حکم الوتر)و الصوم،وإنما یعطی (من ثلث مالہ).(الدرالمختارعلٰی ھامش رد المحتار،باب قضاء الفوائت: ۲/۷۲_۷۳، دارالفکر بیروت،انیس)

''قولہ:(وعلیہ صلوات فائتة،إلخ):أی بأن کان یقدرعلٰی أدائھا ولوبالایماء،فیلزمہ الایصاء بھا،وإلافلایلزمہ''... (قولہ:وإنمایعطی من ثلث مالہ):أی فلوزادت الوصیة علی الثلث،لایلزم الولی اخراج الزائدإلاباجازة الورثة'' (ردالمحتار، باب قضاء الفوائت،مطلب اسقاط الصلاة عن المیت:۲/۷۲،سعید)

الجواب

اگر بیماری کی وجہ سے غسل کرنے میں مضرت کا اندیشہ ہو تو تیمّم کرلے اور نماز کے وقت وضو کر کے نماز پڑھنا جائز ہے اور نماز ہو جائے گی۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (کفایت المفتی:۹/۴۳۶)

اگر پاؤں ٹخنے سے کٹا ہوا ہو تو مصنوعی پاؤں کو دھونا ضروری نہیں:

سوال: میں ایک پیر سے معذور ہوں، وہ ایک حادثے میں ضائع ہو گیا تھا، میں مصنوعی ٹانگ لگا کر دفتر جاتا ہوں، دفتر میں ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے یہ ممکن نہیں کہ میں پیر کو کھول کر وضو کروں اور کسی جگہ بیٹھ کر نماز ادا کرسکوں، ایسی صورت میں تیمّم کر کے کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرسکتا ہوں؟ اکثر شادی کی تقریبات، یا کسی کی موت پر اگر جاؤں تو وہاں بھی یہی مشکل پیش ہوتی ہے کہ نماز کس طرح ادا کروں؟ اس لیے مجھے کوئی ایسا طریقہ بتائیں، جس سے نماز ادا کرسکوں؟

الجواب

ٹخنے کے اوپر سے اگر پاؤں کٹا ہوا ہے تو مصنوعی پاؤں کھولنے کی ضرورت نہیں؛ کیوں کہ اس پاؤں کا دھونا ساقط ہو چکا ہے۔(۲) اگر آپ بیٹھ کر سجدہ کر سکتے ہیں تو کرسی پر بیٹھ کر اشارہ کافی نہیں اور اگر رکوع اور سجدہ دونوں اشارے سے ادا کرتے ہیں تو کرسی پر بیٹھ کر اشارہ کرنا بھی صحیح ہے۔(۳) (آپ کے مسائل اور ان کا حل:۳/۵۸۰)

معذور شخص کا وضو اور نماز:

سوال: میرے دادا تقریباً نوے سال کے ہیں اور شکر کے مریض ہیں، پیشاب بہت زیادہ آتا ہے، کبھی کبھی یوں ہی پیشاب خارج ہو جاتا ہے اور طہارت لینے کا بڑا مسئلہ ہے؛ کیوں کہ بار بار جسم صاف کرنا دشوار ہے تو کیا اس حالت میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ (محمد عبد المجیب، خیریت آباد)

---

(۱) ولو كان يجد الماء إلا أنه مريض فخاف إن استعمل الماء اشتد مرضه تيمم ...ولو خاف الجنب إن اغتسل أن يقتله البرد أويمرضه تيمم بالصعيد. (الهداية، كتاب الطهارة، باب التيمم: ٤٩/١، ط:شركة علمية لاهور)

(۲) والثالث غسل الرجلين ويدخل الكعبان في الغسل عند علمائنا الثلاثة والكعب هو العظم الناتي في الساق الذي يكون فوق القدم كذا في المحيط ولو قطعت يده أورجله فلم يبق من المرفق والكعب شيء سقط الغسل ولو بقي وجب، كذا في البحر الرائق. (الفتاویٰ الهندية : ٥/١، كتاب الطهارة، الباب الأول)

(۳) (إذا عجز المريض عن القيام صلى قاعداً يركع ويسجد) ... (فإن لم يستطع الركوع والسجود أومىٰ إيماء يعني قاعداً لأنه وسع مثله. (الهداية، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض: ١٤١/١، ثاقب بكڈپو، ديوبند)

الجواب

ایسے اعذار کی وجہ سے نماز معاف نہیں ہوتی، البتہ شریعت میں اس طرح کے معذور لوگوں کے لیے خصوصی رعایت ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر پیشاب کے قطرات ٹپکتے ہوں، یا پیشاب کی اتنی کثرت ہو کہ وضو کر کے نماز پڑھنے کے بعد بھی پیشاب سے بچا رہنا دشوار ہو تو وہ نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضو کر لیں اور اسی حالت میں نماز ادا کر لیں، جب تک کہ نماز کا وقت نہ گزر جائے اور پیشاب کے علاوہ کوئی اور ناقض وضو پیش نہ آ جائے، وہ باوضو سمجھے جائیں گے اور ان کا نماز وغیرہ پڑھنا درست ہوگا۔(۱)

جہاں تک کپڑے کی بات ہے تو اس سلسلہ میں یہ تفصیل ہے کہ اگر نماز سے پہلے کپڑا تبدیل کر لیں اور نماز کے مکمل ہونے تک اس کے پاک رہنے کا اطمینان ہو تو نماز کے لیے مستقل کپڑا رکھیں، اور اگر پیشاب کے قطرات آنے کا اتنا غلبہ ہو کہ اس سے بچتے ہوئے نماز کا پورا کرنا بھی دشوار ہو تو پھر اسی کپڑے میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔

"ولو كان المحل الذى أصابه ذلك الدم بحالٍ لو غسله يتنجس قبل الفراغ من الصلاة ثانيًا جاز له أن لا يغسل هذا هو المختار". (۲)(کتاب الفتاویٰ:۲/۴۶۶-۴۶۷)

پیشاب کی بیماری اور نماز بھول جانے والے کی نمازوں کا حکم:

سوال: میرے مرحوم والد صاحب نماز کے پابند تھے، آخری وقت میں بھی سخت بیماری کی حالت میں بھی انہوں نے نماز ترک نہیں کی، لیکن آخری عمر میں ان کو پیشاب کی تکلیف رہی، جس کی بناء پر آپریشن کروانا پڑا، جس کی وجہ سے ہر وقت پیشاب آتا رہتا، جس سے ان کے کپڑے اور بستر تک بھیگے رہتے، مگر وہ نماز کے وقت وضو کر کے بستر پر لیٹے لیٹے نماز ادا کرتے، ایسی حالت میں نماز کی ادائیگی کیسی ہے، کبھی کبھی جب وہ سوتے ہوتے تو ہم ان کے آرام اور بیماری کی خاطر ان کو نہیں جگاتے تھے، جس سے ان کی نماز قضا ہو جاتی، جس کا علم ان کو نہیں ہوتا تھا، اور نہ ہی ہم ان کو بعد میں خبر کرتے، ہمارا یہ عمل کیسا تھا؟

الجواب

اس حالت میں بھی ان پر نماز فرض تھی اور وہ جس طرح ادا کرتے تھے، صحیح تھی۔ آپ لوگوں نے جو نمازیں قضا

---

(۱) دیکھئے: الفتاوى الهندية: ۱/۴۱، باب أحكام المريض، إلخ

المستحاضة ومن به سلس البول أو استطلاق البطن ... يتوضؤن لوقت كل صلاة ويصلون بذلك الوضوء فى الوقت ما شاؤا من الفرائض والنوافل ... لها أن تصلى بذلك ما لم يسل أو تحدث حدثاً آخر، كذا فى التبيين. (الفتاوىٰ الهندية، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فى أحكام الحيض: ۱/۴۱، انيس)

(۲) الكبيرى، بحث فى نواقض الوضوء: ص: ۱۱۸، دار الكتاب، ديوبند، انيس

کرائیں، ان کی وجہ سے آپ گنہگا ہوئے، ان نمازوں کا فدیہ ادا کر دیا جائے۔ دن کی وتر سمیت چھ نمازیں اور ہر نماز کا صدقہ فطر کے برابر فدیہ ہے۔(۱) (آپ کے مسائل اوران کا حل:۳/ ۵۸۶)

معذور اگر فجر کی اذان سے پہلے وضو کر لے تو کیا نماز پڑھ سکتا ہے:

سوال: اگر کوئی شخص معذور کے حکم میں ہو؛ (یعنی) ہر نماز کے لیے اسے نیا وضو کرنا پڑتا ہو، اس صورت میں فجر کی نماز میں صبح صادق شروع ہونے کے بعد فجر کی اذان سے پہلے اگر وضو کر لے تو نماز ہو جائے گی، یا نہیں؟

الجواب

فجر کا وقت ہو جائے تو اس کا وضو کرنا صحیح ہے۔(۲) (آپ کے مسائل اوران کا حل:۳/ ۵۷۹)

بادی بواسیر والا ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرے:

سوال: بعض لوگوں کو بادی بواسیر کی شکایت ہوتی ہے اور باوضو ہونے کے باوجود وہ اپنے آپ کو بے وضو محسوس کرتے ہیں؛ یعنی اگر وہ وضو بھی کریں تو پاخانے کے مقام پر وہ یوں محسوس کرتے ہیں، جیسے مقام پاخانے پر کیڑے وغیرہ حرکت کرتے ہوں، یا یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہوا خارج ہو رہی ہے اور بعض اوقات یوں محسوس کرتے ہیں کہ گرمائش کی وجہ سے، یا پاخانے کے مقام پر پسینہ ہو، وہ یہ حالات ہمیشہ، یا بعض اوقات کبھی کبھار محسوس کرتے ہیں، لہٰذا تحریر کریں کہ اس کا وضو کیسے قائم رہ سکتا ہے اور کب تک، یا یہ صرف وہم ہے اور اس کی طرف توجہ نہ دی جائے؟

الجواب

یہ شخص ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرے۔(۳) (آپ کے مسائل اوران کا حل:۳/ ۵۸۸)

وضو اور تیمّم نہ کر سکے تو نماز اور تلاوت کیسے کرے:

سوال: میں نے آپ کے کالم میں پڑھا تھا کہ بغیر وضو کے قرآن پاک کو چھونا جائز نہیں؛ لیکن میں تو وضو کر ہی نہیں سکتا؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معذور کر کے چارپائی پر بٹھا دیا ہے، مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ میں چارپائی سے

(۱) (وفدية كل صلاة ولو وتراً) كما مر في قضاء الفوائت (كصوم يوم) على المذهب. (الدرالمختار مع رد المحتار: ۲/ ۲۲٦، أيضاً: ۲/ ۷۳، دار الفكر بيروت)

(۲) (حكمه الوضوء لكل فرض) ... (اللام للوقت كما في–لدلوك الشمس– قوله اللام للوقت أي فالمعنى لوقت كل صلاة. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۳۰٦، مطلب في أحكام المعذور، أيضا: ۳۰۵-۳۰٦، ط: أيم سعيد)

(۳) (وصاحب عذر) ... (وحكمه الوضوء) ... (لكل فرض) ... (ثم يصلي) به (فيه فرضاً ونفلاً). (الدرالمختار على هامش رد المحتار، كتاب الطهارة: ۱/ ۳۰۵)

نیچے اُتر سکوں، مجھے ماں ہی نہلاتی ہے اور وہی پیشاب کرواتی ہے، مجھے قرآن پاک کی تلاوت کا بہت شوق ہے تو کیا میں بغیر وضو کے قرآن مجید کو چھوسکتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اگر تم نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کے پڑھو اور اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے ہو تو لیٹ کر پڑھو؛ مگر میں تو نہ تیمّم کر سکتا ہوں، نہ وضو، نماز کس طرح پڑھوں؟ اگر بغیر وضو کے نماز پڑھی جاسکتی ہے تو آپ مجھے بتائیں؟

الجواب

کوئی دوسرا آدمی آپ کو وضو کرادیا کرے،(۱) اور قرآن پاک کی تلاوت آپ بغیر وضو بھی کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید کے اوراق کسی کپڑے وغیرہ کے ساتھ الٹ لیا کریں۔(۲) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۵۷۸/۳)

وضو، یا تیمّم کی طاقت نہ ہو تو نماز فرض ہے، یا نہیں:

سوال (۱) مریض میں اتنی قوت نہیں کہ خود وضو، یا تیمّم کر سکے تو اس پر نماز واجب ہے، یا نہیں؟

بعض وقت معاون موجود ہو اور بعض وقت نہیں تو کیا کرے:

(۲)　اس مریض کو بعض وقت کوئی تیمّم کرانے والا موجود ہوتا ہے اور بعض وقت نہیں تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جب مریض میں قبلہ رخ ہونے کی طاقت نہ ہو کیا کرے:

(۳)　مریض خود قبلہ رخ نہیں ہوسکتا اور کوئی اس کے پاس بھی نہیں تو کیا حکم ہے؟

الجواب

(۱-۳)　ان صورتوں میں دوسرے شخص سے اعانت وضو، یا تیمّم وغیرہ میں لے اور بلا وضو و تیمّم کے اور بلا استقبال قبلہ کے نماز نہ پڑھے اور نماز ان صورتوں میں ساقط نہیں ہوئی، جس طرح اور جس وقت میسر ہو، ادا یا قضا اس نماز کو پڑھے۔(۳)

(۱)　(وعدم بغيره)إلا لعذر،وأما استعانته عليه الصلاة والسلام بالمغيرة:فلتعليم الجواز.(الدر المختار)

وفي الشامية:وظاهر مافي شرح المنية انه لا كراهة اصلاً إذا كانت بطيب قلب ومحبة من المعين من غير تكليف من المتوضئ وعليه مشى في هدية ابن العماد.(ردالمحتار: ۱۲۶/۱،مطلب في مباحث الإستعانة في الوضوء بالغير)

(۲)　المحدث إذا كان يقرأ القرآن بتقليب الأوراق بقلم أو سكين لا بأس به،كذا في الغرائب.(الفتاویٰ الهندية: ۲۱۷/۵،انيس)

ولا يجوز للمحدث والجنب مس المصحف إلا بغلافة.(الإختيار لتعليل المختار: ۱۳/۱)

(۳)　نماز کے لیے چوں کہ وضو، یا تیمّم ضروری ہے، خواہ خود کرے، یا دوسروں کے ذریعہ۔　==

استقبال قبلہ بھی شرط ہے، مگر فقہانے صراحت کی ہے کہ عاجز کے لیے جس جہت پر قدرت ہو، وہی کافی ہے۔

"**ومريض صاحب فراش لايمكنه أن يحول وجهه وليس بحضرته أحد يوجهه يجزيه صلاته إلٰى حيثما شاء"، إلخ.** (۱) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/۴۳۵-۴۳۶)

معذور آدمی کا اپنے گھر پر جماعت کرنا:

سوال: میں اپنے مکان پر قرآن شریف سنا رہا ہوں اور عشاء کی فرض نماز باجماعت مکان پر پڑھتا ہوں، بوجہ سوسالہ ضعیفی کے کہ رات کے وقت سب کے ساتھ مسجد میں فرض نماز ادا نہیں کرسکتا؛ اس لیے ہم اپنے مکان پر ہی جماعت سے عشا کی نماز ادا کر لیتے ہیں۔ اس میں کوئی اشکال تو نہیں ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

معذوری کی وجہ سے آپ مسجد نہیں جاسکتے اور مکان پر ایک دو آدمی کو ساتھ لے کر جماعت سے نماز پڑھ لیتے ہیں تو آپ کے لیے اس کی گنجائش ہے۔ (۲) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۹۱/۹/۱۷ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۷/۵۶۵-۵۶۶)

== (أماالشـرائـط)المجمع عليها (فستة) ... (الطهارة من الحدث) ... (أماالطهارة من الحدث)قدمها لكونها أهـم الشـروط واٰكـدهـا حتـى أنهـا لاتسـقـط بـحال ولايجوز الصلاة بدونها أصلاً بخلاف غيرها من الشروط.(غنية المستملي،بحث في شرائط الصلاة،ص:۱۳)

(۱) الفتاوىٰ الهندية كشورى،الباب الثالث في شروط الصلاة،الفصل الثالث في استقبال القبلة: ۶۳/۱،ظفير

ولو أن مريضا صاحب فراش لايمكن أن يحول وجهه وليس يحضر به أحد يوجهه تجريه صلاته إلى جهة ما توجه.(المحيط البرهاني،الفصل الرابع في فرائض الصلاة وسننها: ۲۸۵/۱،دارالكتب العلمية بيروت،انيس)

(۲) عـن ابـن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم:من سمع النداء فلم يمنعه من اتباعه عذر". قالوا: وما العذر؟ قال: "خوف أو مرض،لم يقبل منه الصلاة التي صلى".

قـال الـعـلامة الـعثـمـانـي تـحـت هٰذا الحديث:"قلت:كون الشيخ الكبير العاجز ملحقا بالمريض ظاهر لا يخفى".(إعلاء السنن،أبواب الإمامة: ۲۰۴/۴،إدارة القرآن،كراتشي)

(والـجماعة سنة مؤكدة للرجال) ... (على الرجال العقلاء البالغين الأحرارالقادرين على الصلاة بالجماعة من غيرحرج).(الدرالمختار علىٰ هامش رد المحتار،باب الامامة: ۵۵۲/۱-۵۵۴،دار الفكر بيروت، انيس)

"قـولـه:(مـن غيـر حـرج)...وإذا انـقـطـع عن الجماعة لعذر من اعذارها وكانت نيته حضورها لو لا العذر، يـحـصـل لـه ثـوابها،والظاهر أن المراد به العذر:المانع كالمرض والشيخوخة".(ردالمحتار،باب الإمامة،مطلب في تكرار الجماعة في المسجد: ۵۵۴/۱،سعيد)

"وتسـقـط الـجماعة بالأعذارحتىٰ لا تجب على المريض...الشيخ الكبيرالعاجز".(الفتاوىٰ الهندية،الباب الخامس في الإمامة،الفصل الأول في الجماعة: ۸۳/۱،رشيديه)

معذور کے لیے صف کے کنارہ پر ہونا ضروری نہیں:

سوال: اگر کسی عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا اتفاق ہوتو اس صورت میں جماعت کے ساتھ صف کے درمیان بیٹھ کر نماز ادا کرنی زیادہ بہتر ہے، یا صف کے بیچ میں جگہ چھوڑ کر بالکل آخر صف کے کنارے پڑ بیٹھ کر پڑھنا اولیٰ ہوگا؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

کنارہ پر ہونا ضروری نہیں درمیان صف میں بیٹھ کر بھی معذور آدمی نماز پڑھ سکتا ہے۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۹۱/۸/۳۰ھ۔(فتاویٰ محمودیہ: ۷/۵۶۴-۵۶۵)

مریض پر نماز کیوں معاف نہیں، جب کہ سرکاری ڈیوٹی سے ریٹائرڈ ہونے والے کو پنشن ملتی ہے:

سوال: ایک شبہ کا جدید ذہن کے مطابق جواب دینا ضروری ہے، مثلاً ایک صاحب کہتے ہیں کہ گورنمنٹ سرکار کا کوئی ملازم معذور ہوجائے تو اس کا سرکار کی جانب سے معاوضہ ملتا ہے اور ریٹائر ہوجائے تو پنشن ملتی ہے، یہ عجیب قانونِ خداوندی ہے کہ مریض کی نماز معاف نہیں اور معذور کو فدیہ کا حکم بھی ملتا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــ

قانونِ خداوندی صحیح ہے، سائل کو معذور کا مطلب سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے، نماز کے بارے میں قانون یہ ہے کہ جو

---

(۱) کنارے پر ہونے کی صورت میں، صف میں لوگ کم ہونے کی صورت میں خلل آئے گا، جب کہ صف کے خلا کا پر کرنا سنت مؤکدہ ہے، نیز درمیان صف میں خلا چھوڑ کر کنارہ پر نماز پڑھنے پر احادیث میں وعیدیں وارد ہوئی ہیں:

"عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالىٰ عنهما: أن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال:"من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله عزوجل"(سنن النسائی، كتاب الإمامة،من وصل صفا: ۱/۱۳۱،قدیمی)

قال الشيخ العثمانی رحمه الله تعالىٰ تحت هٰذا الحديث: "وظاهر المذهب أن "وصل الصف"بمعنى اكمال الأول فالأول سنة مؤكدة ،"وقطعه" بمعنى القيام فی صف خلف صف فيه فرجة مكروه".(إعلاء السنن ،أبواب الإمامة،باب سنية تسوية الصفوف،الخ: ۴/۳۵۶،إدارة القرآن،كراچی)

(ويصف الرجال)... وقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:"أقيموا الصفوف، وحاذوا بين المناكب، وسدوا الخلل، ولينوا بأيديكم إخوانكم، لا يذروا فرجات للشيطان، من وصل صفا وصله الله، ومن قطع قطعه الله".(مراقی الفلاح علىٰ حاشية الطحطاوی،باب من هو أحق بالاماماة،ص:۳۰۶،دار الكتب العلمية بيروت،انيس).

"قوله (وسدوا الخلل):أی الفرج. روی البزار بإسناد حسن عنه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:"من سد فرجة فی الصف،غفرله .... قوله:"ومن قطع قطعه الله"المراد من قطع الصف كما فی المناوی أن يكون فيه،فيخرج لغير حاجة أو يأتی إلىٰ صف ويترک بينه وبين من فی الصف فرجة".(حاشية الطحطاوی،كتاب الصلاة،باب من هو أحق بالإمامة، ص:۳۰۶-۳۰۷،قديمی)

شخص کھڑا نہ ہوسکتا ہو، وہ بیٹھ کر پڑھے اور جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکتا ہو، وہ سر کے اشارے سے پڑھے اور جو اشارہ بھی نہ کرسکتا ہو، وہ معذور ہے،(۱) اور اگر اس معذوری میں مرگیا تو اس کو آدھی پنشن نہیں ملے گی؛ بلکہ پوری تنخواہ ملے گی۔

اور روزے کے بارے میں یہ قانون ہے کہ جو شخص روزے پر قادر ہو، وہ روزہ رکھے اور جو روزے پر قادر نہ ہو، وہ اس کا بدل (فدیہ) ادا کردے،(۲) اور جو اس پر بھی قادر نہ ہو وہ معذور ہے، اس سے مواخذہ نہیں ہوگا؛ بلکہ اس کو پورا ثواب ملے گا۔(۳) سائل کی غلطی یہ ہے کہ اس نے مطلق مریض کو معذور سمجھ لیا، حالاں کہ مطلق مریض کسی گورنمنٹ کے قانون میں بھی معذور نہیں، معذور وہ ہے، جو تمام تر رعایتوں کے باوجود کام کرنے پر قادر نہ ہو اور قانونِ خداوندی میں معذور کو آدھی پنشن نہیں دی جاتی؛ بلکہ معذوری کے ایام کا پورا اجر وثواب دیا جاتا ہے۔(۴) (آپ کے مسائل اور ان کا حل:۳/۱۹۴-۱۹۵)

جو اشارہ کی طاقت بھی نہ رکھتا ہو، اس سے نماز معاف ہے:

سوال: اگر کوئی شخص بیمار ہو اور وہ نماز کے عوض میں فدیہ دے دے تو اس کی نماز معاف ہوسکتی ہے، یا نہیں؟ جواب وضاحت سے تحریر فرمائیں؟

الجواب

اگر ہوش قائم ہو اور اشارے سے نماز پڑھ سکتا ہے تو پڑھ لیا کرے، ورنہ نماز معاف ہے۔

”وإن عجز المريض عن الإيماء بالرأس في ظاهر الرواية يسقط عنه فرض الصلاة ولا يعتبر الإيماء بالعينين“. (۵) فقط واللہ اعلم

محمد عبداللہ غفرلہ، خادم الافتاء خیر المدارس ملتان

الجواب صحیح: بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ، رئیس الافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان (خیر الفتاویٰ:۲/۲۷۱)

---

(۱) وإن عجز المريض عن القيام ... يصلّي قاعداً يركع ويسجد ... فإن لم يستطع الركوع والسجود ... أومىٰ برأسه ... فإن لم يستطع الإيماء برأسه لا قاعداً ولا مستقيماً ولا مضطجعًا أخرت الصلاة. (الحلبي الكبير، ص: ٢٦١، الثاني القيام، ط: سهيل اكادمى لاهور)

(۲) والشيخ الفاني الذي لا يقدر على الصيام يفطر ويطعم لكلّ يوم مسكينًا كما يطعم في الكفارات. (الهداية، كتاب الصلاة: ٢٠٢/١، باب ما يوجب القضاء والكفارة)

(۳) لو نذر صوم الأبد فضعف عن الصوم لاشتغاله بالمعيشة له أن يفطر ويطعم؛ لأنه استيقن أن لا يقدر علىٰ قضائه فإن لم يقدر على الإطعام لعسرته يستغفر الله ويستقبله. (فتح القدير، كتاب الصوم، فصل في العوارض: ٣٦٢/٢، دار الكتب العلمية، انيس)

(۴) عقبة بن عامر الجهني رضي الله عنه يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ليس من عمل يوم إلاّ وهو يختم فإذا مرض المؤمن قالت الملائكة: يا ربّنا! عبدك فلان قد حبسته، فيقول الرب تعالى: اختموا له علىٰ مثل عمله حتى يبرأ أو يموت. (المستدرك للحاكم: ٣٠٩/٤، كتاب الرقاق، رقم الحديث: ٧٨٥٥)

(۵) الفتاوىٰ الهندية، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض: ١٣٧/١

ایسے وقت نماز چھوڑنے کا جواز، جب کہ اشارہ سے نماز مضر ہو اور طبیب نے منع کر رکھا ہو:

سوال: ایک آنکھ میں پانی اتر رہا ہے بنوانے کی حضور نے اجازت دی لیکن سنا ہے کہ تین دن ہسپتال میں چت لٹا یا جاتا ہے اور کسی طرح کی حرکت کا حکم نہیں ہوتا ہے فقط دودھ ملتا ہے تو نماز کے بارے میں حضور کا کیا حکم ہے؟

الجواب

فی الدرالمختار:(وإن تعذر الإيماء) برأسه (وكثرت الفوائت) بأن زادت علٰى يوم وليلة (سقط القضاء عنه) وإن كان يفهم في ظاهر الرواية.(۱)

فی ردالمحتار: وقيل لايسقط القضاء بل تؤخر عنه إذا كان يعقل وصححه فی الهداية.(۲)

وفی الدرالمختار:(ولم يؤم بعينه وقلبه وحاجبه) خلافا لزفر... أمره الطبيب بالاستلقاء لبزغ الماء من عينه صلٰى بالإيماء لأن حرمة الأعضاء كحرمة النفس،وفی نفع المفتی والسائل: فلو كانت امرأة لو اشتغلت بالصلاة يبكی ولدها بالجوع ويضر عليه ضررًا غالبًا وإن أرضعته يفوت الوقت جازلها أن ترضعه وتؤخر الصلاة سی أی سيف سائلی شم أی شرف الأئمة المكی كذا فی القنية باب من يبتلی بأمرين يختار أهونهما.(۳)

ان روایات سے مستفاد ہوا کہ اگر اشارۂ سر سے نماز پڑھنا مضر نہ ہو تو اشارہ سے پڑھنا واجب ہے اور اگر اشارہ بھی مضر ہو تو نماز کو قضا کر دینا بھی جائز ہے۔

۱۰/محرم ۱۳۳۳ھ (تتمہ ثالثہ،ص:۷) (امدادالفتاویٰ:۵۵۲/۱)

آنکھ بنوانے کی حالت میں نماز کس طرح پڑھے، جب کہ طبیب ہلنے کی اجازت نہیں دیتے:

سوال: آنکھ بنوانے کی صورت میں ممانعت طبیب کی وجہ سے وقت معینہ تک نماز کو مؤخر کرے یا ایماء کرے۔ اگر ایماء کر سکتا ہے تو کیسے، آیا زنخداں کو سینہ کی طرف خفیف مائل کرے اور سجدہ کے اشارہ میں اس سے کچھ اور زیادہ اور تکیہ سر کے نیچے کیسا ہونا چاہئے۔ بعض عبارات سے مفہوم ہوتا ہے کہ ایماء کے واسطے شبیہ بالقعود ہونا چاہئے اور استلقاء بظاہر ایسے چت لیٹنے کو کہتے ہیں کہ تمام جسم بستر سے ملا ہوا ہو؟

الجواب

آنکھ بنوانے کی صورت میں بعد ممانعت طبیب اشارہ سے نماز پڑھے، مؤخر کرنا درست نہیں اور اگر مؤخر کی تو

---

(۱) الدرالمختار علٰی هامش رد المحتار،باب صلاة المريض: ۹۹/۲،دار الفكر بيروت،انيس

(۲) رد المحتار،باب صلاة المريض: ۹۹/۲،دار الفكر بيروت،انيس

(۳) الدرالمختارمع ردالمحتار،باب صلاة المريض: ۱۰۳/۲،دارالفكر بيروت،انيس

استغفار کرے اور نماز کی قضا کرے اور اشارہ سے نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت لیٹے اور سر کے نیچے تکیہ رکھ لے، جیسا بھی تکیہ ہو، موٹا یا پتلا؛ لیکن اگر بڑے تکیہ کی اجازت طبیب دیوے تو یہ اچھا ہے کہ اس میں اشارہ رکوع وسجود کا اچھی طرح اور آسانی سے ہوگا اور اشارہ رکوع کا تھوڑا سا سر کو سینہ کی طرف جھکانے سے ادا ہو جائے گا اور سجدہ کا اشارہ اس سے کچھ زیادہ ہو۔ شامی میں اشارہ رکوع وسجود کی یہ تشریح کی ہے:

"أشار إلٰى أنه يكفيه أدنى الانحناء عن الركوع". (۱)

اوردرمختار میں ہے: "ويجعل سجوده أخفض من ركوعه". (۲)

اس کا حاصل یہ ہے کہ رکوع کے لیے تھوڑا سا سر کا جھکانا کافی ہے اور سجدہ کے لیے اس سے کچھ زیادہ ہو، اگر کسی کو کچھ شبہ رہے تو اس نماز، یا ان نمازوں کا پھر اعادہ کرے، جن میں شبہ رہا، اشارہ میں سر کا کسی قدر حرکت دینا ضروری ہے، محض زنخداں کو سینہ کی طرف مائل کرنا کافی نہیں۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱/۲۹۱-۲۹۲)

آنکھ بنوانے کی حالت میں نماز کس طرح ادا کی جائے:

سوال: آنکھ بنوانے کی حالت میں نماز کے متعلق مدرسہ سنبھل کے مدرسین میں باہم اختلاف ہوا، ایک کی رائے یہ ہے کہ ایما جائز ہی نہیں، جب تک شبیہ بالقعود نہ ہو، دوسرے کی رائے یہ ہوئی کہ بحالت استلقا ایما اس طور پر کرے کہ جب سر کی حرکت ممنوع ہے تو زنخداں کو سینہ کی طرف مائل کرے اور سجدہ کی حالت میں اس سے زیادہ، تأ خر نماز جائز نہیں۔ مولوی کریم بخش صاحب اور مولوی نذیر احمد صاحب کے جوابات مولوی عبدالقیوم صاحب کی معرفت آپ کی خدمت میں بھیجے تھے، اب ان کو دو کارڈ بھیجے، جواب نہیں دیا۔ مولوی نذیر احمد صاحب کا جواب صاف شدہ مرسل خدمت ہے اور مولوی کریم بخش صاحب کا جواب اگر نہ پہنچا ہو تو مولوی عبدالقیوم سے لے لیجئے، ورنہ خلاصہ اس کا عرض کر دیا ہے کہ ایماء جائز بہ اشارۂ زنخداں؟

الجواب

عنایت نامہ پہنچا۔ مولوی عبدالقیوم صاحب نے کوئی تحریر جہاں تک یاد ہے نہیں دی، ایک لفافہ حال ہی میں ۲/اپریل کو ملا، جس میں صرف مولوی نذیر احمد کا جواب آنکھ بنوانے والے کی نماز کے متعلق ہے۔ اس میں کچھ پتہ نہ تھا؛ اس لیے اس کو کہیں نہ بھیجا گیا۔ اب جناب کا خط پہنچا، اس میں بھی مولوی نذیر احمد کا جواب ہے۔ مولوی کریم بخش کا جواب نہیں دیکھا؛ مگر خلاصہ اس کا آپ کی تحریر سے واضح ہوا۔

(۱) رد المحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض: ۹۸/۲، دار الفكر بيروت، ظفير

(۲) الدرالمختار علٰى هامش رد المحتار، باب صلاة المريض: ۹۸/۲، ظفير

جواب صحیح وہی ہے، جو مولوی نذیر احمد صاحب نے لکھا ہے، زنخداں کا اشارہ کافی نہیں، اشارہ سے نماز صحیح ہونے کے لیے اشارہ بالرأس اور حرکت رأس کی ضروری ہے؛ اس لیے تکیہ وغیرہ کی ضرورت فقہا لکھتے ہیں۔ پس اگر اشارہ زنخداں، یا اشارہ حاجب وعین سے نماز پڑھ لی تو اس کو اعادہ کرنا چاہیے، اس میں احتیاط بھی ہے؛ اس لیے اب زیادہ اس میں طول دینے کی اور بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۲۹۲/۱-۲۹۳)

آنکھیں بنوانے والا نماز کس طرح سے ادا کرے:

سوال: قرح چشم کے متعلق یہ دریافت کرنا ہے کہ ڈاکٹر بہت تاکید کرتے ہیں کہ سر کو ذرا بھی حرکت نہ ہو، نماز کی بابت کیا حکم ہوگا؟ قطعاً ادا نہ کرے اور اگر ادا کرے تو کیسے؟ سر کی حرکت کرنے کی قطعی ممانعت ہے، وضو کرے تو کس طور سے؟ یا تیمّم کرے تو کس طرح؟ اور اس کے بعد تین روز تک آنکھ پر پٹی بندھی رہتی ہے، اس حالت میں جو وضو کرے، یا کسی دوسری وجہ سے تیمّم کرے تو صرف جبڑہ پر مسح کرے، یا کل چہرہ پر؟ یعنی کل چہرہ کو نہ دھوئے، یا جو جلد جبڑہ سے علاحدہ ہے، اس کو ہاتھ سے تر کرے اس وجہ سے کہ دھو نہیں سکتا؟

الجواب

ردالمحتار میں ہے:

(قوله: وإن تعذر القعود) ولو حكماً كما لو قدر على القعود ولكن بزغ الطبيب الماء من عينيه و أمره بالاستلقاء أياماً أجزأه أن يستلقي ويؤمي؛ لأن حرمة الأعضاء كحرمة النفس، إلخ. (۲)

اس کا حاصل یہ ہے کہ قعود دشوار ہو، اگر چہ حکماً ہو، مثلاً یہ کہ بیٹھ سکتا ہے؛ لیکن ڈاکٹر نے اس کی آنکھ بنائی اور اس نے یہ کہا کہ چند دن چت لیٹا رہے تو اس کو یہ کافی ہے کہ چت لیٹا رہے اور اشارہ سے نماز پڑھے اور ظاہر ہے کہ اشارہ میں حرکت سر کی ضروری ہے، بدون اس کے نماز نہیں ہوسکتی اور ترک کرنا نماز کا بھی نہیں ہوسکتا؛ کیوں کہ عقل سالم ہے، بیہوشی نہیں ہے۔

قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی نے جب آنکھ بنوائی تو اشارہ سے نماز پڑھتے رہے اور ڈاکٹر نے اجازت دے دی تھی اور بظاہر کچھ نقص نہ آیا تھا۔ پس اشارہ سر کی اجازت برائے نماز لینی چاہیے اور اگر اجازت نہ دے، تب بھی نماز چھوڑنی نہ چاہیے اور آنکھ پر جب پٹی ہو تو باقی چہرے کو دھوئے اور پٹی پر مسح کرے، (۳) اور اگر باقی چہرے کو دھونے سے تری کی

(۱) ويجعل سجوده أخفض من ركوعه) لزوماً ... (وإن تعذر الإيماء) برأسه (وكثرت الفوائت) ... (سقط القضاء عنه) ... (ولم يؤم بعينه وقلبه وحاجبه). (الدر المختار على هامش رد المحتار، باب صلاة المريض: ۹۸/۲-۱۰۰، انيس)

(۲) رد المحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض: ۹۹/۲، دار الفكر بيروت، ظفير

(۳) (وحكم مسح جبيرة) ... (وخرقة قرحة وموضع فصد) وكيّ (ونحو ذلك) كعصابة جراحة (كغسل لما تحتها) فيكون فرضاً ... (ويجمع) ... (معه) أي غسل الأخرى ... (ويترك) المسح كالغسل (إن ضر وإلا لايترك). (الدر المختار على هامش رد المحتار، باب المسح على الخفين: ۲۷۸/۱-۲۸۰، دار الفكر بيروت، ظفير)

سرایت آنکھوں کی طرف ہونے کا خوف ہواور وہ آنکھ کومضر ہوتو کل چہرے پر بھی مسح درست ہےاور باقی اعضائے وضوکو دھونااوراگر کسی عذر وجہ سے تیمّم کرےتو تیمّم موافق قاعدے کے کرے کہ ایک ضرب کے بعد چہرے پر جبڑے کے اوپر کو ہاتھ پھیرےاوردوسری ضرب میں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرے۔فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیو بند:۴۳۴/۴، ۴۳۵)

آنکھ کے آپریشن میں نماز کاحکم:

سوال: آنکھ قدح(۱) کرانے میں حس وحرکت سر وغیرہ کی اجازت نہیں ہوتی ،بستر پر پیشاب کرنا پڑتا ہے،بعض مرتبہ بدن وکپڑا پیشاب میں ملوث ہوجاتا ہےتو نماز قضا کرنا جائز ہے،یانہیں؟ یاکس طرح نماز ووضووتیمّم ادا کرے، جب کہ سرتک کوحرکت نہیں دےسکتا؟ اورآدھے چہرہ تک پٹی لپٹی رہتی ہے،جس سے پورا تیمّم چہرہ کا بھی نہیں ہوسکتا ہے؟ جواب بحوالہ کتب معتبرہ مرحمت ہو؟

(کلف شاہ،حبیب اللہ،ازخانقاہ مالک پور،ضلع پرتاب گڑھ،اودھ،۱۴رشوال ۵۴ھ)

الجواب ـــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

اگرسر کی حرکت اوراشارہ کوبھی دیندار ماہرمعالج منع کرتا ہےاورآنکھ کے لیےایسی حالت میں مضر بتلاتا ہےتو نماز کو قضا کرنا درست ہے،آبرو یا آنکھ یادل کےاشارہ سےنماز نہ پڑھے۔

وفی الدرالمختار:"ولم يؤم بعينه وقلبه وحاجبه".(۲)

وفيـه قبـلـه:(وإن تـعـذر الايماء) برأسه (وكثرت الفوائت) بأن زادت علىٰ يوم وليلة،(سقط القضاء عنه) وإن كان يفهم فی ظاهر الرواية،عليه الفتوىٰ.(۳)

---

(۱) قدح:چیرنا،پھاڑنا"۔نوراللغات،تحت لفظ"قدح":۶۵۰/۳،سنگ میل پبلی کیشنز،لاہور

(۲) الدرالمختارعلىٰ هامش رد المحتار،كتاب الصلاة،باب صلاة المريض:۱۰۰/۲،سعيد

"عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالىٰ عنهما عن النبی صلی اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم قال:"يصلی المريض قائما، فإن نالته مشقة صلی جالسًا،فإن نالته مشقة صلی بإيماء يؤمی براسه ،فان نالته مشقة، سبح".

قال العلامة العثمانی رحمه اللّٰه تعالىٰ:"كما ذكرنا فی المقدمة، فالحديث حسن وفيه دلالة علی سقوط الصلوة عن المريض إذا لم يستطع الايماء بالراس،فإن قوله صلی اللّٰه عليه وسلم:"فإن نالته مشقة سبح".ورد فی مقابلة قوله صلی اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم:"صلی بايماء" فلايجوز إرادة الصلوة به بل المرابه الذكر وحده ، فدل علىٰ أن مثل هٰذا المريض لا صلاة عليه بل يذكراللّٰه بقلبه ولسانه،وليس الذكربواجب عليه إجماعاً، فالأمرلندب كماقال علماء نا".(إعلاء السنن،أبواب صلاة المريض:۱۹۸/۷،إداره القرآن كراتشی)

(۳) الدر المختارعلىٰ هامش رد المحتار،كتاب الصلاة،باب صلاة المريض:۹۹/۲،دارالفكر بيروت

(وإذا عجز المريض عن الايماء بالراس فی ظاهرالرواية يسقط عنه فرض الصلاة ولا يعتبر الايماء==

اگر اشارۂ سر سے نماز مضر نہ ہو تو اشارۂ سر سے نماز پڑھنا ضروری ہے۔(۱) اگر بستر ناپاک ہے اور اس کو بدل نہیں سکتا تو اس ناپاک ہی پر پڑھے۔(۲) وضو کی اجازت نہ ہو تو تیمّم سے ہی سہی، پٹی کے اوپر ہی مسح کرلے، اگر وضو کی اجازت ہو تو وضو کرلے اور پٹی کے اوپر مسح کرلے، باقی اعضا کو دھولے۔(۳)

"أمره الطبيب بالاستلقاء لبزغ الماء من عينه، صلى بالإيماء؛ لأن حرمة الأعضاء كحرمة النفس، مريض تحته ثياب نجسة، وكلما بسط شيئا يتنجس من ساعته، صلى على حاله، وكذا لولم يتنجس إلا أنه يلحقه مشقة بتحريكه". (الدر المختار)(۴)

وفي ردالمحتار: (قوله: أمره الطبيب) أي المسلم الحاذق، كماذكره في الصوم. (۵) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: عبد اللطیف، ۳؍ ذی قعدہ ۱۳۵۴ھ، الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، ۲؍۱۱؍۱۳۵۴ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۷؍۵۵۴-۵۵۶)

== بالعينين والحاجبين، ثم إذا خف مرضه هل يلزمه القضاء؟ اختلفوا فيه، قال بعضهم: إن زاد عجزه على يوم وليلة، لايلزمه القضاء، وإن كان دون ذلك يلزمه كما في الإغماء، و هو الأصح، والفتوىٰ عليه. (الفتاوى الهندية، الباب الرابع عشر في صلاة المريض: ۱/ ۱۳۷، رشيدية)

(۱-۲) عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، قال: "يصلي المريض قائمًا، فإن نالته مشقة صلى جالسًا، فإن نالته مشقة صلى بإيماء يؤمى براسه، فإن نالته مشقة سبح". (إعلاء السنن، كتاب الصلاة، أبواب المريض: ۷/ ۱۹۸، إدارة القران)

"وإن تعذر القعود أوما بالركوع والسجود مستلقيًا علىٰ ظهره وجعل رجليه إلى القبلة". (الفتاوىٰ الهندية، الباب الرابع عشر في صلاة المريض: ۱/ ۱۳۶، رشيدية)

(۳) "(واستعماله) .... (اولمرض) يشتد او يمتد بغلبة ظن او قول حاذق مسلم ولو بتحرك". (الدالمختار، كتاب الطهارة، باب التيمم: ۱/ ۲۲۹-۲۳۳، سعيد)

"ولو كان يجد الماء إلا انه مريض يخاف إن استعمل الماء اشتد مرضه أو أبطا برؤه، يتيمم، لا فرق بين ان يشتد بالتحرك كالمشتكى من العرق المدنى الخ". (الفتاوىٰ الهندية، الباب الرابع في التيمم في الفصل الأول: ۱/ ۲۸، رشيدية)

"عن على رضى الله عنه قال: انكسر احدى زندى فسألت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فأمرنى أن أمسح على الجبائر". (إعلاء السنن، كتاب الطهارة، باب المسح على العصابة والجبائر: ۱/ ۲۵۰، إدارة القرآن، كراتشي)

(ويمسح) نحو (مفتصد وجريح على كل عصابة)". (الدر المختار، باب التيمم: ۱/ ۲۸۰، سعيد)

(۴) الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، قبيل باب سجود التلاوة: ۲/ ۱۰۳، دار الفكر بيروت، انيس

(۵) رد المحتار، باب صلاة المريض قبيل باب سجود التلاوة: ۲/ ۱۰۳، سعيد

"مريض تحته ثياب نجسة إن كان بحال لايبسط شيء إلا ويتنجس من ساعته، يصلى على حاله، وكذا إذا لم يتنجس الثانى لكن يلحقه زيادة مشقة بالتحويل". (الفتاوىٰ الهندية، باب صلاة المريض: ۱/ ۱۳۷، رشيدية)

ریاح کے مریض کو نماز میں ریاح خارج ہوجائے تو کیا حکم ہے:

سوال:　اگر کسی شخص کو نفخ کا مرض ہوتو وہ تازہ وضو کر کے نماز ادا کرسکتا ہے اور اگر بحالت نماز ریح خارج ہوجاوے تو کیا حکم ہے؟

الجواب

اگر وہ شخص شرعی معذور ہو چکا ہے؛ یعنی یہ مرض خروج ریح کا اس کو اس قدر زیادہ ہے کہ کسی وقت اس کو ایسی نوبت آ چکی ہے کہ تمام وقت نماز میں اس قدر مہلت اس کو اس مرض نے نہیں دی کہ وضو کر کے فرض وقت بدونِ اس عذر کے پڑھ سکا تو اس کے لیے یہ جائز ہے کہ ایک دفعہ وضو کر کے وقت کے اندر نماز پڑھ سکتا ہے، اگر چہ ریح نماز میں خارج ہوتی رہے۔ (درمختار)(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴۴۱/۴-۴۴۲)

گیس کے دباؤ سے پیٹ میں گرگڑاہٹ ہوتو نماز کا حکم:

سوال:　میں گیس کا مریض ہوں، وضو کے بعد اکثر گیس کا دباؤ ہوتا ہے؛ لیکن ریح خارج نہیں ہوتی، جس سے پیٹ میں گڑاگڑاہٹ ہوتی رہتی ہے۔ کیا اس حالت میں نماز ادا ہوجاتی ہے؟

الجواب

معذوری کی حالت میں نماز ہوجائے گی۔ (۲) (آپ کے مسائل اوران کا حل: ۵۸۸/۳)

گیس کے مریض کے لیے طواف وتراویح:

سوال:　اگر ایک شخص کو گیس کا مرض ہو، وہ ایک دفعہ وضو کر کے طواف وتراویح کی بیس رکعت مکمل نہیں کر سکا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟　(م، الف، ناندیڑ)

الجواب

ایسا شخص جس کو ریاح کا اتنا غلبہ رہتا ہو کہ وضو کر کے نماز مکمل کرنے کے بقدر بھی باوضو نہیں رہ سکتا، فقہا کی اصلاح میں ''معذور'' ہے، وہ نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضو کر لے تو جب تک اس نماز کا وقت مکمل نہ ہوجائے اور

(۱-۲)　(وصاحب عذر من به سلس) بول لایمکنه إمساکه (أو استطلاق بطن أو انفلات ریح أو استحاضة) ... (إن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بأن لایجد فی جمیع وقتها زمناً یتوضأ ویصلی فیه خالیاً عن الحدث (و لوحکماً) ... (وحکمه الوضوء) لاغسل ثوبه ونحوه (لکل فرض) ... (ثم یصلی) به (فیه فرضاً و نفلاً. (الدرالمختار علیٰ هامش رد المحتار، کتاب الطهارة، مطلب فی أحکام المعذور: ۳۰۵/۱-۳۰۶، دارالفکر بیروت، ظفیر)

خروج ریح کے علاوہ کوئی اور ناقض وضو پیش نہ آجائے، وہ باوضو ہی سمجھا جائے گا اور اسی حالت میں اس کے لیے طواف اور نماز تراویح کا ادا کرنا درست ہوگا۔(۱) (کتاب الفتاویٰ:۴۶۲/۲)

ریح کی مجبوری کے ساتھ جماعت میں شرکت:

سوال: تخلیق کے اعتبار سے انسانی زندگی میں پائخانہ پیشاب اور ریح وغیرہ کا بننا اور خارج ہونا فطری تقاضا ہے، ان کے اخراج کو روکنا طب کے اعتبار سے انتہائی مضر ہے، حتیٰ کہ اگر ریح کے روکنے سے اس کا رخ دل کی طرف ہو جائے تو حرکت قلب بند ہو جانے سے موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔ علاوہ ازیں اس کے روکنے سے نماز میں خلل بھی پیدا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے بھی جب رجوع قلب نہ ہو تو نماز باطل ہوسکتی ہے، لہٰذا جب خدا خود ارشاد فرماتا ہے کہ دین میں جبر نہیں تو پھر ہم کس طور پر اخراج کو روکنے سے اپنے آپ کو فطری تقاضوں پر ظلم کر کے مہلک امراض میں مبتلا ہونے کی دعوت دیتے ہیں، ان چیزوں کی تکمیل میں بھی تو مشیت کا ہاتھ ہے، علاوہ ازیں جس شخص کو ریح کے اخراج کا شدید عارضہ لاحق ہو تو پھر کب تک وضو کرتا رہے گا؟ نماز توڑتا رہے گا؟ چناں چہ اللہ تعالیٰ بحالت مجبوری معاف بھی کرسکتا ہے۔ ہاں! اتنا ضرور ہے کہ ایسے شخص کو احتیاط سے کام لے کر آخری صف میں نماز ادا کرنا انتہائی مستحسن معلوم ہوتا ہے؛ تاکہ دوسرے نمازیوں کی نماز میں خلل نہ پیدا ہو؟

الجواب

ایسا شخص جس کا وضو نہ ٹھہرتا ہو، معذور کہلاتا ہے۔ معذور بننے کے لیے یہ شرط ہے کہ اس پر نماز کا پورا وقت اس حال میں گزر جائے کہ وہ پورے وقت میں فرض رکعتیں بھی بغیر عذر کے نہ پڑھ سکے اور جب ایک دفعہ معذور بن گیا ہو، معذور رہنے کے لیے یہ شرط ہے کہ پورے وقت میں اس کو کم سے کم ایک بار یہ عذر ضرور پیش آئے، اگر پورا وقت گزر گیا اور اس کو یہ عذر پیش نہیں آیا (مثلاً ریح صادر نہیں ہوئی) تو یہ شخص معذور نہیں رہا۔ معذور کا حکم یہ ہے کہ اس کے لیے ہر نماز کے وقت کے لیے ایک بار وضو کر لینا کافی ہے، اس عذر کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا اور جب وقت نکل جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ اب دوسرے وقت کے لیے دوسرا وضو کرے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل:۵۸/۳)

امام کو ریاح کی بیماری ہو:

سوال: میرے ایک دوست حافظ قرآن ہیں، ہر سال ماہ رمضان میں بلا معاوضہ تراویح کی امامت کرتے ہیں،

(۱) (ومن به سلسل البول ... أو انفلات الريح أو رعاف دائم ... يتوضؤن لوقت كل صلاة ويصلون بذلك الوضوء فى الوقت ما شاء وا من الفرائض والنوافل ... لها أن تصلى بذلك ما لم يسل أو تحدث حدثاً آخر. (الفتاوىٰ الهندية، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فى أحكام الحيض، الخ: ٤١/١، انيس)

چند ماہ سے ان کو گیس کی بیماری ہوگئی ہے اور بار بار ان کا وضوٹوٹا رہتا ہے، ایسی صورت میں ان کو تراویح کی امامت کرنی چاہیے، یا نہیں؟ اور اگر امامت کے درمیان وضوٹوٹ جائے تو کیا کریں؟ (عبدالجلیل، سکندرآباد)

الجواب

اگر ریاحی تکلیف کا اتنا غلبہ ہے کہ وضو برقرار رکھتے ہوئے تراویح کی نماز مکمل کرنا دشوار ہے تو اس کا حکم معذور شخص کا ہے، اگر وہ تنہا نماز پڑھیں اور بغیر خروج ریح کے نماز مکمل نہ ہو سکے تو ان کے لیے گنجائش ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے تازہ وضو کرلیں اور نماز مکمل کرلیں، خواہ درمیان میں اس کی نوبت آجائے، البتہ جو لوگ ایسے معذور نہ ہوں، ان کے لیے ان معذور حافظ صاحب کے پیچھے نماز ادا کرنا درست نہیں ہوگا، اگر وہ خروج ریح پیش آئے بغیر نماز پوری نہ کرسکیں۔

”وفسد اقتداء طاهر بصاحب العذر السمفوت للطهارة“.(۱)

اس لیے ان حافظ صاحب کو ایسی مجبوری کی صورت میں امامت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (کتاب الفتاویٰ:۲/۴۶۳)

بیٹھ کر نماز پڑھنا:

سوال: ایک شخص بیمار گھر سے خود چل کر مسجد آجاتا ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے۔ زید اس کو منع کرتا ہے کہ باوجود قدرت قیام کے بیٹھ کر نماز درست نہ ہوگی۔ ہاں! نماز کھڑے ہو کر شروع کیا کر اور بعد عاجزی کے بیٹھ جایا کر خواہ تو بعض نماز کو کھڑے ہو کر پڑھا کرے اور بعض کو بیٹھ کر پس قول زید کا صحیح ہے، یا نہیں؟

الجواب

زید سچ کہتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (تالیفات رشیدیہ، ص:۳۵۷-۳۵۸)

ضعف کی وجہ سے بیٹھ کر نماز درست ہے:

سوال: ایک شخص بہت ضعیف اور کمزور ہے، حواس ٹھیک نہیں رہتے، نمازِ پنجگانہ بیٹھ کر ادا کرتا ہے۔ اس کی نماز صحیح ہے، یا نہیں؟

الجواب

جس قدر طاقت ہو، اسی کے موافق نماز ادا ہو جاوے گی، اگر قیام کی طاقت نہ ہو تو قعود سے اور اگر قعود کی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر نماز ادا کرنا صحیح ہے۔ (۲)

(۱) البحر الرائق: ۱/ ٦٣٠، نیز دیکھئے: بدائع الصنائع: ۱/ ٣٥٠، الهداية: ١/ ١٢٦

(۲) (وإذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدًا يركع ويسجد) ... (فإن لم يستطع الركوع و السجود ==

الغرض تکلیف بقدر وسعت ہے۔

قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿لاَ یُکَلِّفُ اللّٰہ نَفْسًا اِلاَّ وُسْعَھَا﴾ (الآیة) (۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/ ۴۳۵-۴۳۶)

گاڑی اور کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم:

(۲) سوال: کیا فرماتے ہیں علما دین اس بارے میں کہ آل کل حرم شریف میں اور دیگر مساجد میں دیکھا جارہا ہے کہ بہت سے نمازی جن کے گھٹنوں، یا قدموں میں درد، یا کسی قسم کی تکلیف ہے وہ کرسی، یا گاڑی پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں، گاڑی میں چلے آتے ہیں اور گاڑی ہی کو صف میں لگا دیا جاتا ہے، اسی پر اشارے سے نماز پڑھ لیتے ہیں، کرسی پر نماز پڑھنے والے بعض تو اپنے سامنے کوئی ٹیبل رکھ لیتے ہیں اس پر سجدہ کر لیتے ہیں، ان سب صورتوں کا کیا حکم ہے؟ کیا زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت ہوتے ہوئے اس طرح گاڑی، یا کرسی پر بیٹھ کر نماز ہو جاتی ہے؟ اگر بیٹھ کر نماز پڑھیں تو آلتی پالتی مار کر دائیں بائیں ٹانگیں نکال کر رکوع سجدہ کر سکتے ہیں۔ دلائل فقہیہ کے ساتھ جواب تحریر فرمائیں؟ (سائل: احقر خالد)

الجواب ــــــــــــــــــــ باسمہ تعالیٰ

گھٹنوں، یا قدموں میں معمولی تکلیف کی وجہ سے فرض نماز میں قیام کو ترک کر دینا اور بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ ہاں! اگر تکلیف اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ آدمی کھڑے ہوتے ہی گر جاتا ہے، یا مرض کے بڑھ جانے، یا شفایابی میں دیر لگ جانے کا ظن غالب ہو، یا ناقابل برداشت تکلیف پہنچتی ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؛ لیکن اگر تھوڑی دیر کے

== أومأ إیماء) یعني قاعدًا ... (وإن لم یستطع القعود استلقی علی ظھرہ وجعل رجلیه إلی القبلة. (الھدایة، کتاب الصلاة، باب صلاة المریض: ۱/ ۱٤۱، ثاقب بک ڈپو دیوبند، انیس)

عن عمران بن حصین قال: کانت بی بواسیر فسألت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم عن الصلاة؟ فقال: صل قائما فإن لم تستطع فقاعدا فإن لم تستطع فعلی جنب. (صحیح البخاری، باب إذا لم یطق قاعدا صلی علی جنب، رقم الحدیث: ۱۱۱۷/ سنن الترمذی، باب ماجاء ان صلاة القاعد علی النصف من صلاة القائم، رقم الحدیث: ۳۷۲/ سنن أبی داؤد شریف، باب في صلاة القاعد، رقم الحدیث: ۹۵۲، انیس)

عن جابر بن عبد اللّٰہ أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم عاد مریضا فرأہ یصلی علی وسادة فأخذ فرمی بھا فأخذ عودا لیصلی علیه فأخذہ فرمی به و قال صل علی الأرض ان استطعت و الا فأوم ایماء و اجعل سجودک أخفض من رکوعک. (السنن الکبریٰ للبیھقی، باب الایماء بالرکوع والسجود اذا عجز عنھما، رقم الحدیث: ۳٦٦۹)

(۱) سورۃ البقرۃ: ۲۸٦

(۲) ''درج ذیل فتویٰ اگرچہ ہمارے دارالافتا سے جاری شدہ نہیں ہے؛ بلکہ دارالافتا جامعہ دارالعلوم کراچی سے جارہ شدہ ہے؛ مگر بینات میں ''مسائل واحکام'' کے زیرعنوان چھپنے کی وجہ سے شامل اشاعت کیا جارہا ہے اور یہ گویا دارالافتا کے فتاویٰ کی فہرست میں شامل کیا گیا''۔

لیے ہی کھڑے ہونے کی طاقت ہو، تب بھی اتنی دیت کھڑا ہونا فرض ہے، اگر چہ دیوار، یا لاٹھی وغیرہ کے ساتھ ٹیک لگانی پڑے، اس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔

اگر قیام پر قدرت ہو؛ مگر رکوع وسجدہ پر قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنا اور اشارے کے ساتھ سجدہ کرنا جائز ہے؛ تاہم اس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا بہتر نہیں ہے، اسی طرح اگر رکوع وسجدہ کرنے کی طاقت ہو تو بیٹھ کر اشارے کے ساتھ رکوع وسجدہ کرنا جائز نہیں؛ بلکہ رکوع وسجدہ کرنا فرض ہے، اس کے بغیر نماز نہ ہوگی۔ ہاں! اگر رکوع سجدہ کرنے کی بالکل طاقت نہ ہو تو اشارے کے ذریعہ سے رکوع سجدہ کیا جاسکتا ہے؛ لیکن سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارے سے زیادہ پست ہونا چاہیے۔

مذکورہ تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ قیام پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں مریض کی لیے بنائی گئی گاڑی میں نماز پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ رکوع وسجدہ پر بھی قدرت نہ ہو، اگر قیام پر تو قدرت نہیں؛ مگر رکوع سجدہ پر قدرت ہے تو رکوع سجدہ کرنا فرض ہے، ایسی صورت میں اگر مذکورہ گاڑی کے سامنے ٹیبل وغیرہ رکھ کر سجدہ ادا ہوسکتا ہے تو اس میں نماز جائز ہے، ورنہ نہیں۔ عذر کی حالت میں آلتی پالتی مار کر، یا جیسے آسانی ہو، نماز پڑھنا جائز ہے، رکوع وسجدہ پر قدرت کی حالت میں بہر حال رکوع وسجدہ کرنا پڑے گا۔

فی الدرالمختار: (من تعذر عليه القيام) أى كله (لمرض) حقيقى وحده أن يلحقه بالقيام ضرر به يفتى.

قال ابن عابدين ناقلاً عن البحر: التعذر الحقيقى بحيث لو قام سقط وفى الدر: أو بأن (خاف زيادته أو بطء برء ه بقيامه أو دوران رأسه أو وجد لقيامه ألماً شديداً ... (صلىٰ قاعداً كيف شاء) على المذهب؛ لأن المرض أسقط عنه الأركان فالهيئات أولىٰ ... (بركوع وسجود وإن قدر علىٰ بعض القيام) ولو متكئاً على عصا أو حائط (قام) لزوماً بقدر مايقدر ولو قدر آية أو تكبيرة على المذهب؛ لأن البعض معتبر بالكل (وإن تعذرا) ليس تعذرهما شرطاً بل تعذر السجود كافٍ (لا القيام أومأ قاعداً) و هو أفضل من الإيماء قائماً لقربه من الأرض. (۱)

کتبہ: محمد طاہر مسعود

جواب صحیح ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جب قیام پر قدرت نہ ہو تو زمین پر بیٹھ کر بھی نماز جائز ہے اور گاڑی پر بیٹھ کر بھی؛ لیکن دونوں صورتوں میں اگر سجدے پر قدرت ہو تو سجدہ کرنا ضروری ہوگا، خواہ زمین پر کرے، یا گاڑی کے سامنے کوئی تختہ، یا میز رکھ کر، جب اس طرح سجدے پر قدرت نہ ہو، تب اشارہ جائز ہوگا، ورنہ نہیں۔ واللہ سبحانہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی، ۱۶/۴/۱۴۱۳ھ، بینات رجب ۱۴۱۳ھ۔ (فتاویٰ بینات: ۳۸۸/۲-۳۹۰)

---

(۱) التنوير مع الدر والرد كتاب الصلاة، باب المريض: ۹۵/۲-۹۸، ط: ايچ أيم سعيد

موٹاپے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا:

سوال: عورتیں اپنی نماز بیٹھ کر پڑھیں، یا کھڑی ہوکر؟ بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نماز پوری ہوگی، یا نہیں؟ اگر کسی کو موٹاپے کا بوجھ ہو، جس سے اٹھنا بیٹھنا مشکل ہو تو کیا کرے؟ (محمد عبدالحمید، بیدر)

الجواب

فرض اور واجب نماز میں قیام فرض ہے، (۱) یہ حکم مردوں کے لیے بھی ہے اور عورتوں کے لیے بھی؛ اس لیے عورتوں کو بھی کھڑے ہوکر ہی نماز ادا کرنی چاہیے، موٹاپا اگر اس درجہ کا ہو کہ کسی قدر مشقت کے ساتھ قیام کر سکتا ہو تو فرض نماز تو کھڑا ہوکر ہی ادا کرے، فرض نمازوں میں اسی شخص کے لیے بیٹھنے کی اجازت ہے، جو بیماری کی وجہ سے کھڑا نہ ہوسکتا ہو، اگر کھڑا ہوا تو بیماری میں اضافہ ہوجائے گا، یا صحت یاب ہونے میں تاخیر ہوگی، محض معمولی دشواری کی وجہ سے بیٹھ کر فرائض کا ادا کرنا درست نہیں، (۲) البتہ نوافل اور سنتیں بلا عذر بھی بیٹھ کر ادا کی جاسکتی ہیں؛ اس لیے موٹاپے کی وجہ سے سنتیں بیٹھ کر پڑھ لی جائیں، تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (کتاب الفتاویٰ: ۲/۴۶۴، ۴۶۵)

صف کے درمیان معذور کا بیٹھ کے نماز پڑھنا:

سوال: اذان دینے والا شخص امام کے پیچھے بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کرے، کیا یہ جائز ہے؟ واضح ہو کہ اس کی وجہ سے کاندھے کی جگہ خالی رہ جاتی ہے۔ (محمد احمد، وقارآباد)

الجواب

معذوروں کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، (۳) اور ایسا شخص امام کے پیچھے بھی بیٹھ کر نماز ادا کرسکتا ہے، اس کا بیٹھنا کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ (کتاب الفتاویٰ: ۲/۴۶۷)

---

(۱) و أما أركانها فستة منها: القيام... و قال الله تعالىٰ: ﴿ وقوموا لله قانتين ﴾(البقرة : ۲۳۸) والمراد منه: لقيام في الصلاة ". (بدائع الصنائع: ۱/۲۸۲)

(۲) (من تعذر عليه القيام) أى كله (لمرض) حقيقى وحده أن يلحقه باليقام ضرربه يفتى ... (أو) ... (خاف زيادته أو بطؤ برئه بقيامه أو دوران رأسه) ... (صلىٰ قاعداً ... (وان قدر علىٰ بعض القيام) ولو متكئا علىٰ وعصاأوحائط قام لزوماً بقدر ما يقدر. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب صلاة المريض: ۲/۹۵-۹۷، دارالفكر بيروت، انيس)

نیز دیکھئے: بدائع الصنائع: ۱/۲۸٤، باب صلاة المريض

(۳) عن عمران بن حصين قال: سألت رسول الله صلى الله عليه و سلم عن صلاة المريض؟ فقال: صل قائمًا، فإن لم تستطع فقاعدًا، فإن لم تستطع فعلى جنب" (الجامع للترمذي، رقم الحديث: ۳۷۲، باب ماجاء أن صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم: ۱/۸۵، قديمى)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے لیے رکوع کرنے کا طریقہ:

سوال: اگر آدمی معذور ہو اور بیٹھ کر نماز پڑھے تو رکوع کے وقت سرین اٹھاوے یا نہیں۔

الجواب

قال الطحطاوی فی حاشیته: وفی الحموی: فإن رکع جالسا ینبغی أن تحاذی جبهته رکبتیه لیحصل الرکوع، آه، ولعل مراده انحناء الظهر عملا بالحقیقة لا أنه یبالغ فیه حتی یکون قریباً من السجود، آه. (ص: ۱۳۲)(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ بحالت جلوس رکوع کرتے ہوئے صرف اتنا ضروری ہے کہ پیشانی کو گھٹنوں کے مقابل کر دیا جائے، اس سے زیادہ جھکنے کی ضرورت نہیں، نہ سرین اٹھانے کی ضرورت ہے۔ واللہ اعلم

۱۸؍شوال ۱۳۴۱ھ (امداد الاحکام: ۳۱۵/۲)

پیر پھیلا کر نماز ادا کرنا:

سوال: زید کے ایک پاؤں میں آپریشن ہوا ہے، جس کی بنا پر اس کے دونوں پاؤں نہیں مڑتے اور وہ آفس میں ملازم ہے تو کیا مسجد میں دونوں پاؤں قبلہ رو پھیلا کر نماز اشارہ سے پڑھ سکتا ہے؟ اور آفس میں جہاں بیٹھنے کا نظم نہیں ہے، کرسی پر اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے، یا نہیں؟

هو المصوب

عذر کی صورت میں مسجد میں قبلہ رو پیر کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر یہ رکوع وسجود پر وقادر نہیں ہے تو کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے بھی قبلہ رو نماز پڑھ سکتا ہے۔ (۲)

تحریر: ساجد علی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۱۸۹/۳)

---

(۱) حاشیة الطحطاوی فی باب شروط الصلاة، ص: ۲۲۹، دار الکتب العلمیة، بیروت، انیس

(۲) وإن عجز عن القیام والرکوع والسجود وقدر علی القعود یصلی قاعداً بإیماء ویجعل السجود أخفض من الرکوع، کذا فی فتاویٰ قاضیخان. (الفتاویٰ الهندیة، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض: ۱۳٦/۱)

قال علی: کل حال مستلقیا ومنحرفا فإذا استقبل القبلة وکان لایستطیع إلا ذلک فیومئ إیماء ویجعل سجوده اخفض من رکوعه. (مصنف عبد الرزاق ، باب صلاة المریض: ۳۱٤/۲، رقم الحدیث: ٤۱٤٦، انیس)

ان ابن عمر کان یقول: إذا کان أحدکم مریضا فلم یستطع سجودا علی الأرض فلا یرفع إلی وجهه شیئا ولیجعل سجوده رکوعا ولیومئ برأسه . (مصنف عبدارزاق، باب المریض: ۳۱٥/۲، رقم الحدیث: ٤۱٤۸/السنن الکبریٰ للبیهقی، باب الایماء بالرکوع والسجود إذا عجز عنهما: ٤۳٥/۲، رقم الحدیث ۳٦۷۱، انیس)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے پیچھے کھڑے ہونے والے کی اقتدا درست ہے:

سوال: جو امام نماز بیٹھ کر پڑھاوے؛ مگر اس کو کچھ عذر تکلیف کا بھی ہے، جس سے وہ کھڑا نہیں ہوسکتا اور تمام کاروبار کھڑا ہوکر کرتا ہے تو نماز اس کی اور مقتدیوں کی درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

اگر معذور ہے کہ کھڑا ہوکر نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر اس کی نماز درست ہے اور اس کے پیچھے مقتدیوں کی نماز بھی درست ہے، (۱) اور اگر وہ ایسا معذور نہیں ہے؛ بلکہ کھڑا ہوکر نماز ادا کرنے پر قادر ہے تو اس کی نماز درست نہیں اور اس کے پیچھے مقتدیوں کی نماز بھی صحیح نہ ہوگی۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/۴۳۲)

بیٹھنے کی طاقت نہ ہو تو کس طرح نماز پڑھے:

سوال: جو شخص ایسا لاغر ہوجائے کہ بیٹھ نہ سکے تو کس طرح نماز پڑھے اور سنن ونوافل بھی پڑھے، یا فرض ہی؟

الجواب

جو شخص اشارہ سے بھی بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکے، وہ لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھے اور سنت نفل کا ادا کرنا ضروری نہیں ہے، اگر پڑھ سکے تو بہتر ہے، نہ پڑھے تو کچھ گناہ نہیں ہے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/۴۴۰)

فوطہ کے آپریشن کی وجہ سے نماز لیٹے لیٹے پڑھنا:

سوال: زید کے فوطے (۴) نیچے لٹک جاتے ہیں، جس کی وجہ سے کافی تکلیف ہوتی ہے، زید نے بہت علاج کرایا؛ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، اب زید کا ارادہ آپریشن کا ہے، البتہ اس میں یہ شرط ہے کہ کروٹ وغیرہ نہیں بدل سکتا اور نہ ہی بیت الخلا جاسکتا ہے، لہٰذا ان دنوں کی نمازوں کو بعد میں قضا کرے، یا اسی حالت میں نماز پڑھا کرے؟

الجواب حامدًا ومصلیًا

فوطے لٹک جانے کی وجہ سے جب آپریشن کرایا جائے اور اس میں کروٹ بدلنے، رکوع سجدہ کرنے سے زخم کو

---

(۱) ویصح اقتداء القائم بالقاعد الذی یرکع ویسجد لااقتداء الراکع والساجد بالمومی. (الفتاویٰ الهندية مصری، باب الإمامة، الفصل الثانی فی بیان من هو أحق بالامامة: ۸۵/۱، ظفیر)

(۲) (من فرائضها) التی لاتصح بدونها (التحريمة) ... ومنها القيام ... فی (فرض) ... (لقادرعليه). (الدر المختارعلٰى هامش رد المحتار، باب صفة الصلاة، بحث القيام: ۴۴۲/۱ـ۴۴۵، ظفير)

(۳) (وإن تعذرالقعود) ولوحكمًا (أومأ مستلقيا) علٰى ظهره (ورجلاه نحو القبلة) ... (أوعلٰى جنبه الأيمن) أوالأيسرووجهه إليهاإلخ (الدرالمختارعلٰى هامش رد المحتار، باب صلاة المريض: ۹۹/۲، دار الفكر بيروت، ظفير)

(۴) فوطہ: ''بیضہ، خصیہ''۔ (فیروز اللغات، ص: ۹۳۹، ط: فیروزسنز لاہور)

نقصان پہونچے گا تو لیٹے لیٹے جس طرح ممکن ہو، اشارہ سے نماز ادا کرلے۔(۱) اگر استنجا کرنا بھی مضر ہو تو ویسے ہی پڑھ لے۔(۲) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۸/۵/۸ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۸/۵/۹ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵۵۸/۷-۵۵۹) ☆

اگر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو:

سوال: ایک شخص دونوں پاؤں میں درد سے متاثر ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے؛ لیکن وہ سجدہ کی حالت میں ناک اور پیشانی زمین پر لگا نہیں سکتا، کیا اس کی نماز درست ہوگی؟ (تحسین الاسلام، پورنیہ)

الجواب

اگر تکلیف کی وجہ سے سجدہ نہیں کر سکتا تو اشارہ سے سجدہ کرلے، اگر رکوع اور سجدہ دونوں ہی اشارہ سے کرتا ہے تو اس کا خیال رکھے کہ سجدہ کی کیفیت میں بہ مقابلہ رکوع کے زیادہ پست اور جھکا ہوا ہو، چناں چہ فتاوی قاضی خان میں ہے:

"وإن عجز عن الركوع والسجود وقدر علی القعود يصلی قاعدًا بايماء، ويجعل السجود أخفض من الركوع". (۳) (کتاب الفتاویٰ: ۲۶۳/۲-۲۶۴)

---

(۱) عن عمران بن حصين رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال: كانت بی بواسير، فسألت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی عليه وسلم عن الصلاة، فقال: "صل قائما، فإن لم تستطع، فعلی جنب... فإن لم تستطع فمستلقيا: (لايكلف اللّٰه نفسا إلا وسعها). (إعلاء السنن، كتاب الصلاة، أبواب صلوة المريض: ۱۹٤/۷-۱۹۵، إدارة القرآن كراتشی)

"وإن لم يستطع القعود، استلقی علی ظهره، وجعل رجليه إلی القبلة، وأومٰی بالركوع والسجود، لقوله عليه الصلاة والسلام: يصلی المريض قائما، فإن لم يستطع فقاعدا، فإن لم يستطع فعلی قفاء يؤميه إيماء، فان لم يستطع فاللّٰه تعالٰی أحق بقبول العذر منه". (الهداية، باب صلاة المريض: ۱٦۱/۱، مكتبه شركت علمية ملتان)

(۲) الرجل المريض إذا لم يكن له امرأة ولا أمة، وله ابن او أخ، وهو لايقدر علی الوضوء فانه يوضيه ابنه أوأخوه غير الاستنجاء، فإنه لايمس فرجه، وسقط عنه الاستنجاء، كذا فی المحيط. (الفتاوٰی الهندية، الباب السابع فی النجاسة، الفصل الثالث فی الاستنجاء: ٤۹/۱، انيس)

☆ **رکوع وسجدہ پر قدرت کے باوجود کرسی پر نماز:**

مسئلہ: بعض لوگ قیام پر قدرت نہیں رکھتے ہیں؛ لیکن زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ پر قادر ہوتے ہیں، پھر بھی کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنے کو جائز سمجھتے ہیں، جب کہ ان کا یہ خیال غلط ہے؛ کیوں کہ زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ پر قادر ہوتے ہوئے کرسی پر بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا شرعاً درست نہیں ہے۔ (لما فی الشامية: بل يظهر لی أنه لو كان قادرا علی وضع شئ علی الأرض مما يصح السجود عليه أنه يلزمه ذلک، لأنه قادر علی الركوع والسجود حقيقة ولايصح الإيماء بهما مع القدرة عليهما. (رد المحتار، باب صلاة المريض: ۹۹/۲، دار الفكر بيروت، انيس) / مافی بدائع الصنائع: وإن كان قادرا علی القعود بركوع وسجود فصلی بالإيماء لايجزيه بالاتفاق. (۲۹۱/۱، الصلاة علی الدأبة والسفينة) (اہم مسائل: ۶۸/۴)

(۳) الفتاوٰی الخانية علی هامش الفتاوی الهندية، باب صلاة المريض: ۱۷۱/۱

اشارہ سے سجدہ:

سوال: میں ایک پیر کا معذور ہوں، نماز میں سجدہ کے لیے سر کو زمین پر رکھ نہیں سکتا، ایسی صورت میں اگر سجدہ کے لیے دونوں ہاتھ زمین پر ٹکا کر سر کو اشارۃً تھوڑا جھکا لیا جائے تو کیا نماز ادا ہو جائے گی؟ (شیخ جمال، منگل ہاٹ)

الجواب ــــــــــــــــــــ

شریعت میں واقعی مجبوریوں کی پوری رعایت ہے؛ اسی لیے اگر کھڑے ہونے پر قادر نہ ہو تو بیٹھ کر اور بیٹھنے پر قادر نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہے، اسی طرح اگر زمین پر سر رکھنے کی قوت نہ ہو تو سر جھکا کر اشارہ سے بھی سجدہ کیا جا سکتا ہے۔ طحطاوی میں ایک مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

"... ولو بعذر، بل معه يجب الايماء بالرأس". (۱) (کتاب الفتاویٰ: ۲/۴۶۵-۴۶۶)

کیا معذوری کی صورت میں نماز اشارے سے جائز ہے:

سوال: گھٹنے کی تکلیف کی وجہ سے میں صحیح طرح نماز ادا نہیں کر سکتا، لہٰذا کرسی پر بیٹھ کر لکڑی وغیرہ رکھ کر، یا صرف اشارے کے ذریعے سجدہ کر سکتا ہوں، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

معذوری کی صورت میں اس کی اجازت ہے۔ (۲) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۵۸۷)

کمر کی تکلیف میں اشارہ سے سجدہ کرنا:

سوال: اگر کسی کے کمر میں تکلیف اور درد ہو تو وہ نماز میں سجدہ کبھی تو اشارہ سے کرتی ہو اور کبھی پورا سجدہ سر زمین پر ٹیک کر؛ لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ میں نماز پڑھ رہی ہوتی ہوں اور میری کمر میں تکلیف ہوتی ہے، اگر نماز کی پہلی رکعت مین سجدہ اشارہ سے کر لیا، بعد میں دوسری رکعت میں تکلیف کم محسوس ہوئی تو پورا سجدہ کر لیا، پھر تیسری رکعت میں درد ہوا، پھر اشارہ سے سجدہ کر لیا اور چوتھی میں پورا کر لیا تو اب بدرجہ مجبوری اور عذر کے ایسا کیا تو نماز ہو جائے گی؟ یا اب ایسا کرنے میں کوئی حرج ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ بالله التوفيق

سجدہ چوں کہ فرض ہے، اس لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ باقاعدہ سجدہ کے ساتھ نماز پڑھی جائے اور اشارہ پر

---

(۱) حاشية الطحطاوی، باب شروط الصلاة، ص: ۲۳۰، دار الكتب العلمية، بيروت، انيس

(۲) إن المريض لو قدر على القيام دون الركوع والسجود فإنه يخير بين القيام والقعود. (البحر الرائق: ۱/۲۹۲)

اکتفا نہ کیا جائے، البتہ اگر سجدہ میں جانے کی بالکل استطاعت (طاقت) نہ رہے، یا سجدہ کی وجہ سے نا قابل تحمل تکلیف کا اندیشہ ہوتو سجدہ کے بجائے دوسری رکعت میں باقاعدہ سجدہ کرلیا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(ولو كان) قد أدى بعضها (مؤميا) فقدر على ركوع والسجود ولو قاعدًا (لا)يبنى لما فيه من بناء التقوى على الضعيف. (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (دینی مسائل اور ان کا حل: ۸۸-۸۹)

ریل میں بھیڑ کی وجہ سے سجدہ کا موقع نہ ہو:

سوال: اگر کسی شخص کو ریل میں بھیڑ کی وجہ سے سجدہ کا موقع نہ ہوتو کیا کرے؟

الجواب ــــــــــــــــ بالله التوفيق

اگر کوئی شخص ٹرین میں سخت بھیڑ کی وجہ سے سجدہ پر قدر نہ ہوتو اسے چاہیے کہ اگر وقت فوت ہونے کا اندیشہ ہوتو اشارہ سے نماز پڑھ لے اور پھر بعد میں اسے دہرائے۔

راكب السفية إذا لم يجد موضعا للسجود للزحمة ...،يصلي بالايماء إذا خاف فوت الوقت. (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (دینی مسائل اور ان کا حل: ۸۸)

مجبور سجدہ کے لیے آگے کوئی چیز رکھ سکتا ہے، یا نہیں:

سوال: مریض، یا حاملہ جو سجدہ پر قادر نہ ہوتو آگے کوئی چیز رکھ کر اس پر سجدہ کرنا درست ہے، یا نہیں؟ یا اشارہ کرکے سجدہ کرے؟

الجواب ــــــــــــــــ

جو مریض سجدہ نہ کرسکے وہ اشارہ کرے، سجدہ کے لیے آگے کوئی چیز نہ رکھے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲۹۶/۱)

کوئی شئے اوپر اٹھا کر سجدہ کرنا:

سوال: مریض اگر رکوع وسجود پر قادر نہیں اور دوسرے لوگ کوئی چیز اٹھا کر اس کی پیشانی کے قریب لے جائیں، تاکہ وہ مریض اس پر اپنا سر رکھ دے۔ کیا اس صورت میں سجدہ ادا ہوجائے گا، یا نہیں؟

---

(۱) مراقي الفلاح على الحاشية في باب صلاة المريض،ص: ٤٣٥،دار الكتب العلمية،بيروت،انيس

(۲) رد المحتار،باب الوتر والنوافل،مطلب في القادر بقدرة غيره: ٤١/١،دار الفكر بيروت، انيس

(۳) (وإن تعذرا) ليس تعذرهما شرطاً بل تعذر السجود كافٍ (لاالقيام أومأ) ... (قاعدًا) ...ويجعل سجوده أخفض من ركوعه لزوماً ولايرفع إلى وجهه شيئاً يسجد عليه فإنه يكره تحريماً.(الدرالمختارعلى هامش ردالمحتار، باب صلاة المريض: ٩٧/٢-٩٨،دار الفكر بيروت)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

اگر مریض نے اپنے سر کو معمولی سی بھی جنبش اور حرکت دے لی اور قدرے انحنا (جھکنا) پایا گیا تو سجدہ ادا ہو جائے گا، ورنہ نہیں۔ محمود بن الیاس شرح نقایہ میں فرماتے ہیں:

ولایرفع إلیه شیء للسجود علیه فإن فعل ذلک هو یخفض رأسه للرکوع والسجود جاز بالإیماء لابوضع الرأس علیٰ ذلک الشیء وإن لم یخفض رأسه لکن یوضع شیء علیٰ جبهة لم یجز، انتهیٰ. (مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحیٔ اردو: ۲۴۰)

تکیہ پر سجدہ کرنا:

سوال: اگر کسی عذر کی وجہ سے مقام سجدہ کو بلند کرنے کی غرض سے تکیہ رکھ کر سجدہ کرلے تو جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

جائز ہے۔ کفایہ میں ہے:

ولو وضع بین یدیه وسائد فألصق جبهته علیها ووجد أوفی الانحناء جاز عن ذلک الإیماء وإلا فلا، انتهیٰ. (۱)

اور محمود بن الیاس کی شرح نقایہ میں ہے:

فإن کانت الوسادة موضوعة علی الأرض وهو یسجد علیها جاز، انتهیٰ. (۲) (مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحیٔ اردو: ۲۴۰)

قطرے کی شکایت والی عورت نماز کس طرح پڑھے:

سوال: مجھے قطرے کی شکایت ہے، جو حد سے بڑھ چکی ہے۔ یہاں تک کہ میں چار فرض بھی پاکیزگی سے نہیں پڑھ پاتی ہوں، میں نماز تو پڑھتی ہوں؛ لیکن اس بیماری کی وجہ سے بد دلی ہو جاتی ہے اور پابندی نہیں ہو پاتی۔ مجھے یہ بتائیں کہ خدا کے ہاں میری کتنی گرفت ہے، نادم بھی ہوں، خوفزدہ بھی ہوں، آخرت کی طرف سے فکرمند بھی ہوں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

آپ شلوار بدل لیا کریں، یا پیشاب جہاں لگا ہو اس کو دھولیا کریں، اگر وضو نہیں ٹھہرتا تو پرواہ نہ کریں، اسی طرح

---

(۱) كذا فى درر الحكام شرح غرر الحكام، باب صلاة المريض: ۱۲۸/۱، دار إحياء الكتب العربية بيروت، انيس

(۲) البناية شرح الهداية، كيفية صلاة المريض: ٦٣٨/٢، دار الكتب العلمية بيروت، انيس

عن الحسن عن أمه قالت: رأيت أم سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم تسجد على وسادة من أدم من رمد بها. (السنن الكبرىٰ للبيهقى، باب من وضع وسادة على الأرض فسجد عليها، رقم الحديث: ٣٦٧٤، انيس)

نماز پڑھتی رہیں، ہر نماز کے وقت کے لیے ایک بار وضو کرلیا کریں، جب تک وقت باقی رہے گا، آپ کا وضو قائم سمجھا جائے گا، وقت ختم ہو جائے گا تو دوبارہ وضو کرلیا کریں اور جو نمازیں قضاء ہوگئی ہیں، ان کو بھی ادا کرلیں۔(۱)

(آپ کے مسائل اوران کا حل:۵۸۴/۳)

لیکوریا کے مرض والی عورت نماز کس طرح ادا کرے:

سوال: آج کل خواتین میں لیکوریا کی بیماری عام ہے اورتقریباً سو میں سے اسی، پچاسی فیصد خواتین اسی بیماری میں مبتلا ہیں، آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ کیا ایسی صورت میں نماز انہی کپڑوں میں پڑھ لینی چاہیے، یا پھر کپڑے بدلنا ہوں گے؟ نجاست اگر کپڑے پر ہو اور اسے دھولیں، تب انہی کپڑوں سے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ نماز پڑھتے وقت اگر نجاست خارج ہوجائے تو نماز لوٹانا ہوگی؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــــ

اس مرض میں خارج ہونے والا پانی ناپاک ہوتا ہے،(۲) جو کپڑا اس سے آلودہ ہو جائے، اس میں نماز نہ پڑھی جائے، البتہ کپڑے کے ناپاک حصے کو دھو کر پاک کرلیا جائے تو اس میں نماز درست ہے۔

جہاں تک نماز لوٹانے کا تعلق ہے، اس کے لیے معذور کا مسئلہ سمجھ لینا چاہیے، جس شخص کا کسی مرض کی وجہ سے وضو نہ ٹھہرتا ہو، وہ معذور کہلاتا ہے، ایک شرط معذور بننے کے لیے ہے اور ایک معذور رہنے کے لیے معذور بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ نماز کے پورے وقت میں اس کو اتنی مہلت نہ ملے کہ وہ طہارت کے ساتھ نماز پڑھ سکے،(۳) ایسے شخص کا حکم یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت ایک بار وضو کرلیا کرے، جب تک وہ وقت باقی ہے، اس خاص عذر کی وجہ سے اس کا وضو ساقط نہیں ہوگا، جب وقت نکل جائے تو دوبارہ وضو کرے، جب کوئی شخص ایک بار معذور بن جائے تو اس کے معذور رہنے کی حد یہ ہے کہ وقت کے اندر اس کو کم از کم ایک بار یہ عذر پیش آئے، اگر پورا وقت گزر گیا اور اس کو یہ عذر پیش نہیں آیا تو یہ معذور نہیں ہے۔

(۱) وحكمه الوضوء ...لكل فرض ...(ثم يصلى) به (فيه فرضاً ونفلاً)... (فإذا خرج الوقت بطل)(وضوء ه).(الدر المختار مع التنوير، كتاب الطهارة: ۳۰۵/۱، باب الحيض،طبع ايچ ايم سعيد)

(۲) ومن رأى باطن الفرج فإنه نجس قطعاً ككل خارج من الباطن كالماء الخارج مع الولد أوقبيله،آه.(رد المحتار، كتاب الطهارة: ۳۱۳/۱ ،باب الانجاس،طبع ايچ ايم سعيد)

(۳) (وصاحب عذر) ... (إن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بأن لايجد فى جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلى فيه ... فى حق الزوال يشترط استيعاب الانقطاع) تمام الوقت.(الدرالمختارعلىٰ هامش رد المحتار، كتاب الطهارة،باب الحيض: ۳۰۵/۱،دارالفكر بيروت.انيس)

پس جن خواتین کو ایام سے پاک ہونے کے بعد لیکوریا کی اتنی شدت ہو کہ وہ پورے وقت کے اندر طہارت کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتیں، ان پر معذور کا حکم جاری ہوگا اور ان کو ہر نماز کے وقت ایک بار وضو کر لینا کافی ہوگا؛ لیکن اگر اتنی شدت نہ ہو تو وہ معذور نہیں۔ اگر وضو کے بعد نماز سے پہلے، یا نماز کے اندر پانی خارج ہو جائے تو ان کو دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔(۱) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۵۸۱)

رحم میں دوا رکھ کر نماز پڑھنا:

سوال: اگر حالت بیماری میں عورتوں کو جو دوا اندر رکھانی پڑتی ہے، اس حالت میں نماز کو ادا کرے، یا قضا؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا ومصليًا

اسی حالت میں نماز پڑھ لے، قضا نہ کرے۔(۲) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۹/۷/۱۳۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ ہذا۔ صحیح: عبد اللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور یوپی (فتاویٰ محمودیہ: ۷/۵۶۳)

عورت بوقت ولادت نماز کس طرح پڑھے:

سوال: عورت حالتِ دردزہ میں باوجودیکہ ہوش وحواس درست ہوں اور بظاہر بچہ کے ضائع ہونے کا اندیشہ نہ ہو؛ مگر رطوبت خون وغیرہ جاری ہو اور بچہ کا کچھ حصہ جسم سے نکلنا باقی ہو اور نماز کا وقت ہو اور وہ محض آدابِ طہارت، یا حرمت نماز کا، یا یہ خیال کر کے کہ تمام جسم خون آلودہ ہوگا، نماز نہ پڑھے تو گناہگار ہوگی، یا نہیں؟ اور نماز پڑھے، یا نہ پڑھے؟

الجواب ــــــــــــــــ

ایسی حالت میں اگر وقت نماز کے نکلنے کا اندیشہ ہو تو وہ عورت وضو کر کے اگر ہو سکے، ورنہ تیمّم کر کے نماز ادا کرے اور اس خون کا خیال نہ کرے؛ کیوں کہ وہ دم استحاضہ ہے، مانع عن الصلوٰۃ نہیں ہے۔

---

(۱) (ومن بہ سلس البول) أی عدم استمساکہ (والمستحاضة) وکذا من بہ الرعاف الدائم وانفلات الریح أو استطلاق البطن یتوضئون لو قت کل صلاة فیصلون بذالک الوضوء فی الوقت ما شاؤا من الفرائض والنوافل ... فأذا خرج الوقت بطل وضوء ھم وکان علیھم استیناف الوضوء لصلاة أخریٰ،إلخ. (الحلبی الکبیر،فی بحث نواقض الوضوء،ص: ۱۱۶-۱۱۷،دار الکتاب دیوبند،انیس)

(۲) إذا خاف الرجل خروج البول فحشا إحلیلہ بقطنة،ولولا القطنة یخرج منہ البول، فلابأس بہ ، ولا ینتقض حتی یظھر البول علی القطنة ، کذا فی فتاویٰ قاضی خان". (الفتاویٰ الھندیة،الفصل الخامس فی نواقض الوضوء: ۱/۱۰،رشیدیة)

شامی میں ہے:

ولولم تصل تکون عاصیةً لربها،الخ. (۱)

اورشرح منیہ میں ہے:

فلایجوزلها تفویت الصلاة،الخ. (۲)

(**امرأة خرج رأس ولدها وخافت فوت الوقت توضأت إن قدرت وإلا تيممت وجعلت رأس ولدها فی قدرأوحفيرة وصلت قاعدة بركوع وسجود فإن لم تستطعهما تؤمی إيماءً أی تصلی بحسب طاقتها ولاتفوت الصلاة عن وقتها؛لأنها لم تصرنفساء بخروج بعض الولد ما لم ترالدم بعد خروج الولد كله والدم الذی تراه فی حالة الولادة قبل خروج الولد استحاضة لاتمنع الصلاة فكانت مكلفة بقدروسعها فلايجوزلها تفويت الصلاة عن وقتها إلَّا أن عجزت بالكلية، كما فی سائر المرضٰی.** (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۴۴۱)

معذورشخص کی امامت اوراذان:

سوال: کوئی شخص جونامرد ہو، کیاامامت کرسکتا ہے؟ یاایسے شخص کومؤذن مقرر کیا جاسکتا ہے؟

(محمد جہانگیرالدین طالب، باغ امجدالدولہ)

الجواب

ہر عاقل، بالغ، مسلمان امامت کرسکتا ہے،(۴) البتہ عورت اورمخنث مردوں کے امام نہیں ہوسکتے،(۵) نامرد شخص سوائے اس کے کہ اس کی بیوی فسخ نکاح کا مطالبہ کرسکتی ہے۔ بقیہ تمام احکام میں صحت مندمردوں ہی کی طرح ہے،لہٰذا اس کی امامت میں کوئی حرج نہیں اوروہ اذان بھی دے سکتا ہے۔(کتاب الفتاویٰ:۲/۴۶۵)

معذورکی نمازوامامت:

سوال(الف) میں ایک مرض میں عرصۂ دراز سے مبتلا ہوں اوروہ ہے کثرت ریاح کا خروج، ہر۲،۳/منٹ پرخروج ریاح ہوتارہتا ہے تو کیا میں فجر کے وضو سے نماز اشراق اورتلاوت قرآن پاک کرسکتا ہوں؟ یعنی ہوا کوروک کررکھوں اور باوضور ہوں؟

(۱) رد المحتار،باب الحيض،مطلب فی حكم وطئ المستحاضة: ۱/۲۹۹،دار الفكر بيروت،انيس

(۲) الحلبی الكبير،فی بحث صلاة المريض،ص:۲۳٤،دار الكتاب ديوبند،انيس

(۳) غنية المستملی شرح المنية فی بحث صلاة المريض:ص:۲۳٤،دار الفكر بيروت، ظفير

(۴) بدائع الصنائع: ۱/۳۸٦

(۵) الفتاوی الهندية: ۱/۸٥

(ب) جس گاؤں میں رہتا ہوں اس میں معمولی پڑھے لکھے لوگ ہیں، اکثر قرأت نماز میں غلط پڑھتے ہیں، اعضائے وضوخشک رہ جاتے ہیں اوراس کی پرواہ نہیں کرتے، ایسے لوگوں کے پیچھے میری نماز درست ہوگی، یانہیں؟ اگرنہیں تو پنجگانہ نماز کی امامت کرسکتا ہوں، یانہیں؟ یعنی جب تک امامت کروں، ہوا کوز بردستی روکے رکھوں، اگرنہیں کرسکتا تو گھر میں نمازادا کروں؟ نیز اس حالت میں نماز تراویح کی امامت صحیح ہوگی، یانہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

(الف) جوشخص شرعا معذور ہے اس کو ہر وقت کی نماز کے لیے وضوضروری ہے، پھروقت ختم ہونے سے اس کا وضو باقی نہیں رہے گا۔ فجر کا وضوسورج نکلنے سے ختم ہوجائے گا۔(۱) اشراق کے لیےعلاحدہ وضوکی ضرورت ہوگی، پھر اس وضو سےنوافل اورتلاوت کی اجازت ہوگی،حتی کہ ظہر کے لیےبھی جدیدوضوکی ضرورت نہیں ہوگی، اِلا یہ کہ اس عذر کےعلاوہ کوئی اورحدث پیش آجائے۔(۲)

(ب) اگرامام کی طہارت کامل نہ ہو،اعضائے وضوخشک رہ جائیں، یانماز میں قرأت کی غلطی سےفساد آجائے اورامام اصلاح نہ کرےتو ایسےامام کے پیچھےنماز درست نہیں اورصاحب عذربھی امامت نہیں کرسکتا،(۳) لہٰذا تنہا نماز

---

(۱) عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها، سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المستحاضة قال:"تدع الصلاة أیامها ثم تغتسل غسلا واحدا،ثم تتوضأ عند كل صلاة".

قال الشیخ ظفرأحمد العثمانی رحمه الله تعالیٰ:"عند بالكسروالفتح والضم ثلث لغات ... والمراد به الوقت الشرعی للصلاة كما هوالمتبادر".(إعلاء السنن، الحیض والنفاس والاستحاضه: ۲٦٠/۱،إدارة القرآن، كراتشی)

"المستحاضة ومن به سلس البول أو استطلاق البطن أوانفلات الریح أورعاف دائم أوجرح لا یرقأ، یتوضؤن لوقت كل صلوٰة،ویصلون بذلك الوضوء فی الوقت ماشاء وا من الفرائض والنوافل، ...."ویبطل الوضوء عند خروج وقت المفروضة بالحدث السابق".(الفتاویٰ الهندیة، كتاب الطهارة، الفصل الرابع فی احكام الحیض والنفاس و الاستحاضة: ٤١/۱،رشیدیة)

(۲) عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت:اعتكفت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امراة من أزواجه مستحاضة،فكانت تری الحمرة والصفرة،فربما وضعناالطست تحتهاوهی تصلی.(صحیح البخاری،كتاب الصوم، باب اعتكاف المستحاضة : ۲۷۳/۱،قدیمی)

(فإذا خرج الوقت، بطل):أی ظهرحدثه السابق،حتیٰ لوتوضا علی الانقطاع ودام إلیٰ خروجه،لم یبطل ما لم یطرأ حدث آخر أو یسیل كمسألة مسح خفه،وأفاد أنه توضأبعد الطلوع ولو لعید أوضحی،لم یبطل إلابخروج وقت الظهر.(الدرالمختار،كتاب الطهارة،باب الحیض: ۳٠٦/۱،سعید)

(۳) وفی المبسوط (و یؤم القوم اقرؤهم لكتاب الله وأعلمهم بالسنة وأفضلهم ورعًا وأكبرهم سنًا لحدیث أبن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه أن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: یؤم القوم اقرؤهم لكتاب الله تعالیٰ ==

پڑھنے میں وہ شرعا معذور ہے، ترک جماعت کی وعید میں وہ نہیں آئے گا،(۱) اسی طرح نماز تراویح بھی درست نہیں ہوئی، ایسی حالت میں تراویح بھی تنہا پڑھی جائے۔(۲) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۹/۱۱/۲۰ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵۴۸/۷-۵۵۰)

معذور کی امامت وخطبہ کا حکم:

سوال: جامع مسجد اعظم گڑھ کے امام قاری محمد عمر صاحب کے پیر میں درد رہتا ہے، جس کی وجہ سے عرصہ سے وہ خطبہ بھی بیٹھ کر پڑھتے ہیں اور پہلی رکعت پر کھڑے ہوکر چند آیتیں پڑھ کر بیٹھ جاتے ہیں اور پوری نماز بیٹھ کر پڑھاتے ہیں، بہت سے لوگوں کو اعتراض ہے کہ جب دوسرے اشخاص مل سکتے ہیں، جو نماز پڑھا سکیں تو کیوں ایسے امام صاحب سے نماز پڑھوائی جائے، جو معذور ہیں؟ مہربانی فرما کر اس مسئلہ میں رہنمائی فرمائیں کہ اولیٰ کیا ہے؟ اور اس طرح لوگوں کی نماز میں کوئی خرابی تو نہیں ہوگی؟

== فإن كانوا سواء فأعلمهم بالسنة،فان كانوا سواء فأقدمهم هجرة ،... والأصح أن الأعلم بالسنة إذا كان يعلم من القرآن مقدار ما تجوزبه الصلاة فهو أولٰى ؛لأن القراءة يحتاج اليها فى ركن واحد،والعلم يحتاج إليه فى جميع الصلاة،والخطا المفسد للصلاة فى القراءة لا يعرف إلا بالعلم.(المبسوط للسرخسي: ٤١/١ ،انيس)

وقال الطحطاوى:" وشروط صحة الإمامة للرجال الاصحاء ستة أشياء ... (والقراءة) بحفظ آية تصح بها الصلاة على الخلاف والسادس(السلامة من الأعذار) فإن المعذور صلاته ضرورية، فلايصح اقتداء غيره به (كالرعاف الدائم (وانفلات الريح) ... والسلامة (من فقد شرط كطهارة) فإن عدمها بحمل خبث،لا يعفى لاتصح إمامته لطاهر".(مراقى الفلاح شرح نور الأيضاح،كتاب الصلوٰة،باب الإمامة،ص:٢٨٧-٢٨٩،قديمى)

(١) "عن ابن عباس رضى اللّٰه تعالٰى عنهما قال:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم:"من سمع النداء فلم يمنعه من اتباعه عذرقالوا:وما العذر؟قال:"خوف أومرض،لم يقبل منه الصلوة التى صلى".

قال الشيخ ظفرأحمد العثمانى رحمه اللّٰه:"قوله: عن ابن عباس رضى اللّٰه تعالٰى ... قلت : دل علٰى كون الخوف والمرض عذراً".(إعلاء السنن،أبواب الإمامة،باب الأعذار فى ترك الجماعة: ٢٠٤/٤،إدارة القرآن،كراتشى)

(٢) وفى المبسوط (ويؤم القوم أقرؤهم لكتاب اللّٰه وأعلمهم بالسنة وأفضلهم ورعاً وأكبرهم سناً لحديث ابن مسعود رضى اللّٰه تعالٰى عنه أن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم قال: يؤم القوم اقرؤهم لكتاب اللّٰه تعالٰى فإن كانوا سواء فاعلمهم بالسنة ، فإن كانوا سواء فأقدمهم هجرة ، ... والأصح أن الأعلم بالسنة إذاكان يعلم من القرآن مقدارما تجوزبه الصلاة فهوأولٰى؛لأن القراءة يحتاج إليها فى ركن واحد،والعلم يحتاج إليه فى جميع،والخطاالمفسد للصلاة فى القراءة لايعرف إلا بالعلم".(مراقى الفلاح)

وقال الطحطاوى:" وشروط صحة الإمامة للرجال الاصحاء ستة أشياء ... (والقراءة) بحفظ آية تصح بها الصلاة على الخلاف والسادس (السلامة من الأعذار) فإن المعذور صلاته ضرورية، فلايصح اقتداء غير به كالرعاف الدائم (وانفلات رياح)... والسلامة (من فقد شرط كطهارة) فإن عدمها بحمل خبث،لا يعفى لاتصح إمامته لطاهر".(مراقى الفلاح شرح نور الأيضاح،كتاب الصلوٰة،باب الإمامة،ص:٢٨٧-٢٨٩،قديمى)

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا ومصلياً

بیٹھ کر خطبہ دینا جائز ہے؛ لیکن خلاف سنت ہے۔

(وأما سنتها فخمسة عشر) ... وثانيها القيام،هٰكذا في البحر الرائق،ولو خطب قاعداً أو مضطجعاً جاز،هٰكذا في فتاویٰ قاضي خان". (۱)

اسی طرح معذور کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنا اور پڑھانا بھی جائز ہے، نیز کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والوں کے لیے ان کی اقتدا بھی جائز ہے۔

"ويصح اقتداء القائم بالقاعد الذي يركع ويسجد لا اقتداء الراكع والساجد بالمومي،هٰكذا في فتاویٰ قاضي خان". (۲)

تاہم بہتر یہ ہے کہ ایسا امام رکھا جائے، جو کھڑا ہوکر خطبہ دے اور نماز پڑھائے۔ موجودہ خطیب صاحب کو چاہیے کہ خوشی سے ممبر چھوڑ دیں؛ تاکہ اختلاف وانتشار نہ ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی (حبیب الفتاویٰ:۴/۷۰-۷۱)

نیم اعرج کی امامت کا حکم:

سوال: زید معذور ہے؛ یعنی ایک پیر کا اتنا لنگڑا ہے کہ وہ اگر کسی چیز کا سہارا لے کر چلتا ہے تو بہ آسانی منزل مقصود طے کر لیتا ہے اور اگر کسی چیز کا سہارا لے کر نہیں چلتا ہے تو اس میں کچھ پریشانیاں بڑھ جاتی ہیں اور یہ بھی ہے کہ جب وہ راستہ چلتا ہے تو پیران کا زمین پر؛ یعنی ٹیکتا ہوا چلتا ہے، جیسا کہ کچھ حصہ زمین پر پڑتا ہے اور کچھ حصہ زمین سے الگ رہتا ہے۔ اب ان صورتوں میں زید کی پیش امامی کرنا درست ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا ومصلياً

"وكذا أعرج يقوم ببعض قدمه فالاقتداء بغيره أولٰى". (۳)

عبارت بالا سے معلوم ہوا کہ لنگڑا کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، نماز ہو جائے گی؛ لیکن بہتر یہ ہے کہ ایسے آدمی کو امام بنایا جائے، جس کے دونوں پاؤں صحیح ہوں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی (حبیب الفتاویٰ:۴/۷۱)

---

(۱) الفتاوىٰ الهندية، كتاب الصلاة،الباب السادس عشر في صلاة الجمعة: ۱۴۶/۱

(۲) الفتاوىٰ الهندية، كتاب الصلاة،الفصل الثالث في بيان من يصلح اماماً لغيره: ۸۵/۱

(۳) رد المحتار، كتاب الصلاة،باب الامامة،مطلب في امامة الأمرد: ۵۶۲/۱ و عالمگيری: ۸۵/۱

عیب دار آدمی کو امام بنانا کیسا ہے:

محترمی! سلام مسنون

سوال (۱) کیا نماز کی امامت عیب دار آدمی نہیں کرسکتا ہے؟ کیا نامرد آدمی کو عیب دار کہا جاسکتا ہے؟

(۲) اگر ہاں تو کیا ایسا آدمی امامت کرسکتا ہے؟ ابو محمد خان

الجواب ــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

طبعی، یا شرعی کوئی بھی ایسا عیب جس سے اکثر لوگوں کو اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت ہو، ایسے شخص کو امام نہیں بنانا چاہیے، امام ایسا ہو جو باعث تکثیر جماعت ہو، ایسا امام جو باعث تقلیل جماعت ہو، شرعاً مطلوب نہیں۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی (حبیب الفتاویٰ: ۴/۷۸)

بہرے گونگے اور ان کے علاوہ کی امامت سے متعلق چند مسائل:

سوال (۱) میں بہرا اور گونگا بھی ہوں، میری امامت جائز ہے، یا نہیں؟

(۲) ایک صاحب جو کبھی کبھی امامت کرتے ہیں، بیشتر نماز میں نہیں پہونچتے؛ کیوں کہ ان پر کھیتی کی ذمہ داری ہے، جب نماز پڑھتے پڑھاتے ہیں تو بڑی عجلت سے پڑھتے ہیں، جس سے میرے ذہن میں کدورت محسوس ہوتی ہے۔ اس کا مسئلہ کیا ہے؟

(۳) ایک صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں پڑھا لکھا ہوں؛ مگر ''أشهد أن لا'' کی جگہ ''أشهدوا'' کہتے ہیں، جو اذان واقامت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ان صاحب سے میں مشکوک ہوں کہ ان کی تلاوت صحیح نہیں ہوتی، ان حضرات کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

(۴) ایک نمازی ایک پیر سے معذور، جب کوئی امامت کے قابل نہیں ہوتا، یہ بھی نماز پڑھا دیتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہوگا، یا نہیں؟ برائے کرام جواب سے نوازیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

صورت مسئولہ میں بہرے امام کے پیچھے نماز پڑھنا شرعاً جائز و درست ہے؛ لیکن اگر وہ بہرا امام ساتھ ساتھ گونگا بھی ہے تو اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا از روئے شرع صحیح و درست نہیں۔

---

(۱) (قوله: وكره إمامة العبد والأعرابي والفاسق والمبتدع والأعمى وولد الزنا)...أماالكراهة فمبنية على قلة الناس رغبة الناس في الإقتداء بهؤلاء فيؤدي إلى تقليل الجماعة المطلوب تكثيرها تكثيرًا للآجر.(البحر الرائق، كتاب الصلاة،باب الإمامة: ۱/۳۶۹،دار الكتاب الإسلامي،انيس)

لایصح اقتداء القاری بالأمی ولا بالأخرس،الخ (۱)

(۲)　اطمینان وسکون اور خشوع وخضوع نماز کا ایک اہم جز ہے؛ لہٰذا شخص مذکور کے لیے ضروری ہے کہ وہ اطمینان وسکون سے نماز پڑھائے؛ تاکہ ارکان نماز کے ترک ہونے کا اندیشہ نہ ہو، اگر شخص مذکور کو اطمینان حاصل نہ ہو تو اسے امامت کرانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔(۲)

(۳)　اعلم واقرأ شخص کو امام بنانا افضل ہے۔

(الأعلم بأحکام الصلاة) ... فقط صحةً وفساداً ... (ثم الأحسن تلاوةً) وتجویداً (للقراء ة).(۳)

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں شخص مذکور اگر نماز میں قرأت کے اندر ایسی غلطی کرتا ہے، جو مفسد صلوٰۃ ہے تو اس کی نماز صحیح نہ ہوگی؛ لیکن اگر وہ ایسی غلطی ہے، جو نماز کے فساد کا موجب نہیں ہے تو اس کی نماز درست ہے؛ لیکن ایسے شخص کو امام بنانے سے اجتناب کیا جائے؛ تاکہ اس سے کوئی غلطی مفسد صلوٰۃ نہ ہو جائے۔ بہتر یہ ہے کہ اس کی جگہ پر دوسرے صحیح پڑھنے والے شخص کو امام بنایا جائے۔

(و)لا(غیر الألثغ) ... (علی الأصح) ... فلا یؤم ... الامثله ولاتصح صلاته اذا أمکنه الاقتداء بمن یحسنه.وفی ردالمحتار:وفی الظهیرة: وإمامة الألثغ لغیره تجوزوقیل لاوظاهره اعتماد هم الصحة ... ینبغی له أن لایؤم غیره.(الدرالمختار:۱/ ۳۹۳)(۴)

---

(۱)　فتاویٰ قاضی خان،کتاب الصلاة،فصل فیمن یصح الاقتداء به وفیمن لایصح : ۱/ ۸۹

(۲)　عن أبی هریرة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلی ثم جاء فسلم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فرد رسول الله صلی الله علیه وسلم علیه السلام،وقال:ارجع فصل فإنک لم تصل، فرجع الرجل فصلی کماکان صلی،ثم جاء إلی النبی صلی الله علیه وسلم فسلم علیه،فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلیک السلام،ثم قال:ارجع فصل فإنک لم تصل،حتی فعل ذلک ثلاث مرار،فقال الرجل:والذی بعثک بالحق ما أحسن غیر هذا فعلمنی؟قال:إذا قمت إلی الصلاة فکبر ثم اقرأ ماتیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعاً ثم ارفع حتی تعتدل قائماً ثم اسجد حتی تطمئن ساجداً ثم اجلس حتی تطمئن جالساً ثم افعل ذلک فی صلاتک کلها،قال القعنبی عن سعید بن أبی سعید المقبری عن أبی هریرة وقال فی آخره:فإذا فعلت هذا فقد تمت صلاتک وما انتقصت من هذا شیئاً فإنما انتقصته من صلاتک وقال فیه:إذا قمت إلی الصلاة فأسبع الوضوء.(سنن أبی داؤد،باب صلاة من لایقیم صلبه فی الرکوع والسجود (ح:۸۵۶)انیس)

(و تعدیل الأرکان)أی تسکین الجوارح قدرتسبیحة فی الرکوع والسجود،وکذا فی الرفع منهما علیٰ ما اختاره الکمال.(الدرالمختارعلیٰ صدر ردالمحتار،کتاب الصلاة،باب صفة الصلاة،واجبات الصلاة: ۱/ ٤٦٤،سعید)

مقتضی الدلیل وجوب الطمأنینة فی الأربعة ووجوب نفس الرفع من الرکوع والجلوس بین السجدتین للمواظبة علی ذلک کله وللأمر فی حدیث المسیء صلاته.(البحرالرائق،صفة الصلاة: ۱/ ۳۱۷، دارالکتب الإسلامی.انیس)

(۳)　الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار،باب الامامة: ۱/ ۵۵۷،دار الفکر بیروت،انیس

(۴)　الدر المختارمع رد المحتار،باب الامامة : ۱/ ۵۸۲،دار الفکر بیروت،انیس

(۴) لنگڑے کے پیچھے نماز پڑھنا شرعاً جائز ودرست ہے؛ لیکن اگر اس کے علاوہ کوئی صحیح سالم موجود ہے تو اس کو امام بنانا بہتر ہے۔

كذلك أعرج يقوم ببعض قدمه فالاقتداء بغيره أولى. (ردالمحتار: ۳۷۸/۱)(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی (حبیب الفتاویٰ: ۶/ ۶۷-۶۸)

پیشاب کا قطرہ ٹپکتا ہے، امامت کرے، یا نہیں:

سوال: اگر کسی آدمی کو کسی وقت پیشاب کا قطرہ آتا ہو تو وہ امامت کرسکتا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا ومصلياً

شرعی عذر کی تعریف: ایسا عذر مثلاً پیشاب کا آنا جو ایک نماز کے پورے وقت میں اس طرح پایا جائے کہ وضو اور نماز کے بقدر بھی بند نہ ہو اور دوسرے وقت میں بھی یہ عذر موجود ہو تو یہ عذر شرعی ہے اور ایسا شخص معذور ہے۔

لہٰذا اگر آدمی معذور شرعی نہیں ہے تو جس وقت پیشاب کا قطرہ نہ آئے، اس وقت امامت کرسکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

(ولا طاهر بمعذور) هذا (إذا قارن الوضوء الحدث أو طرأ عليه) بعده (وصح لو توضأ على الانقطاع). (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی (حبیب الفتاویٰ: ۶/ ۷۶-۷۷)

نماز پڑھاتے وقت مجھے معلوم تھا کہ مذی یا پیشاب کا قطرہ کپڑوں پر لگا ہو رہے تو نماز ہو جائے گی:

سوال: جہاں میں نوکری کرتا تھا آفس میں، وہاں میں نماز بھی پڑھاتا تھا، تو مجھے قطروں کی بیماری ہے، تو ایک مرتبہ میں نے نماز پڑھائی مجھے معلوم تھا کہ قطرہ پیشاب کا یا مذی کپڑوں پر لگا ہوا ہے، لیکن میں نے استنجا اور وضو کیا تھا، لیکن کپڑا نہیں دھو سکا تھا، اور اسی حالت میں، میں نے نماز پڑھائی تو کیا نماز ہوگئی؟ اور اگر نہیں ہوئی تو اب کیا کرنا ہوگا۔ اور جنہوں نے میرے پیچھے نماز پڑھی تھی ان کی نماز کا کیا ہوگا۔ اور اب تو میں نے وہ آفس بھی چھوڑ دیا ہے۔

الجواب ــــــــــــــــــــ

نجاست کا پھیلاؤ اگر ایک روپیہ (جس کی تصویر ایک روپے کے نوٹ پر چھپی ہوئی ہے) کے برابر ہو، یا اس سے کم

(۱) رد المحتار، باب الامامة، مطلب في امامة الأمرد: ۵۶۲/۱، دار الفكر بيروت، انيس

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار، باب الامامة: ۵۸۷/۱، دار الفكر بيروت، انيس

ہوتو نماز ہوگئی، ورنہ نہیں ہوئی۔ غالب یہ ہے کہ قطرے کا پھیلاؤ اس سے کم ہوگا۔(۱) اگر دل مطمئن نہ ہوتو وہاں نماز کے وقت اعلان کر دیا جائے کہ فلاں دن کی فلاں نماز جو میں نے پڑھائی تھی، اس میں کچھ غلطی ہوگئی، جو حضرات اس نماز میں شریک تھے، وہ اپنی نماز لوٹالیں۔(آپ کے مسائل اوران کاحل:۵۸۴/۳)

صاحب جریان کی نماز وامامت:

سوال: احقر مدت سے مرض جریان میں مبتلا ہے، اکثر اوقات بدون دفق وشہوت کے مذی کی قسم کی کوئی چیز نکل کر کبھی مخرج کے منہ پر رہتی ہے اور کبھی مخرج سے تعدی کر کے کچھ پھیل جاتا ہے؛ مگر چمڑے سے الگ ہوکر ساقط نہیں ہوتی، کبھی کپڑے پر بھی لگ جاتی ہے اور اکثر اوقات نماز میں بھی مذکورہ حالت ہوجاتی ہے، بعض وقت دو تین دفعہ نماز دہرانے تک یہی حالت رہتی ہے اور بعض وقت نہیں رہتی۔ اب سوال یہ ہے کہ نماز دہراؤں، یا نہیں؟

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کبھی مجبوراً امام بننا پڑتا ہے کہ جماعت میں عوام ہوتے ہیں، جن کی قرأت صحیح نہیں ہے اور بعض کی قرأت صحیح ہے، مگر مسائل سے اچھی طرح واقف نہیں اور بعض کے طہارت وغیرہ کے مسائل پر عمل نہیں ہے، چال چلن لباس، وغیرہ شریعت کے موافق نہیں ہے اور اگر کبھی جاننے والا آدمی موجود بھی ہے تو وہ امام نہیں ہوتا تو حالت مذکورہ میں احقر کو امام بننا درست ہوگا، یا نہیں؟ برتقدیر ثانی کیا کروں؟ فقط (المستفتی: عزیز الرحمٰن عفی عنہ)

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا ومصلیًا

اس چیز کے ناقض وضو ہونے میں شک نہیں؛ لیکن اس کی نوبت یہاں تک پہونچ گئی ہے کہ شرعاً آپ کو معذور کہا جاسکے تو اس وقت آپ کے لیے یہ حکم ہوگا کہ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنا آپ کو ضروری ہوگا اور اس وضو سے فرض، نفل سب پڑھ سکتے ہیں، پھر جب نماز کا وقت خارج ہوگا تو یہ خروج وقت آپ کے حق میں ناقض وضو ہوگا عذر ناقص نہ ہوگا۔

شرعاً معذور وہ شخص ہے کہ جس پر نماز کا ایک مکمل وقت اسی حالت میں گزر جائے کہ اس میں وہ عذر برابر ملحق رہے اور اتنی دیر کے لیے بھی بند نہ ہو کہ جن میں وہ وضو کر کے اس وقت فرض نماز ادا کر سکے، جب ایک نماز کا مکمل وقت اسی حالت میں گزر گیا تو یہ شخص شرعا معذور ہوگا، اس کے بعد ہر نماز کے مکمل وقت میں اس عذر کا متحقق ہونا ضروری نہیں، بلکہ مکمل وقت میں کم از کم ایک مرتبہ اس عذر کا پایا جانا کافی ہے، پھر اگر کسی نماز کا مکمل وقت ایسی حالت میں گزر گیا کہ ایک مرتبہ بھی عذر نہ پایا گیا تو یہ شخص شرعا معذور نہیں رہے گا۔

اب آپ اپنی حالت خود ملاحظہ کرلیں، آپ شرعا معذور ہیں، یا نہیں؟ اگر ہیں تو یہ خروج مذی آپ کے حق میں

(۱) وقدرالدرهم ومادونه من النجس المغلظ كا لدم والبول والخمر وخرء الدجاج وبول الحمار جازت الصلاة معه وإن زاد لم تجز.(الهداية، كتاب الطهارة، باب الأنجاس وتطهيرها: ۵۸/۱، ثاقب بكدپو، ديوبند، انيس)

ناقض نہیں، لہذا اس کی وجہ سے نماز کا اعادہ بھی درست نہیں۔ آپ معذور نہیں تو یہ خروج مذی ناقض وضو ہے، اگر نماز میں خروج ہو جائے تو وضو اور نماز دونوں کا اعادہ لازم ہے۔(۱)

معذور کی امامت درست نہیں، جب آپ معذور ہوں تو آپ ہرگز امام نہ بنیں، جو امام احسن حال ہو، اس کی اقتدا کر لیں اور جب معذور نہ ہوں تو پھر امام بننے میں کوئی مضائقہ نہیں؛ لیکن اگر ایسی حالت میں خروج مذی ہو گیا تو نماز کا اعادہ لازم ہوگا۔(۲) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۶۲/۹/۱۶ ۱۳ھ۔

صحیح: عبد اللطیف، الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، ۱۷/ رمضان ۱۳۶۲ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۵۵۰/۷-۵۵۲)

☆ ☆ ☆

---

(۱) عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت: جاء ت فاطمة بنت أبي حبيش رضي الله تعالىٰ عنها إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: يارسول الله! إني امرأة استحاض فلا أطهر، أفادع الصلوه قال: "لا، إنما ذلك عرق وليس بالحيضة، اجتنبي الصلوة أيام محيضك، ثم اغتسلي وتوضئ لكل صلوة وإن قطر الدم على الحصير". (إعلاء السنن، باب، إن المستحاضة تتوضأ لوقت كل صلاة: ۳٦۹/۱-۳۷۰، ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، كراتشي، باكستان)

عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت: اعتكفت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة من أزواجه مستحاضة، فكانت ترى الحمرة والصفرة، فربما وضعنا الطست تحتها وهي تصلي". (صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب اعتكاف المستحاضة: ۲۷۳/۱، قديمي)

شرط ثبوت العذر ابتداء أن يستوعب استمراره وقت الصلوٰة كاملاً، وهو الأظهر كالانقطاع، لايثبت ما لم يستوعب الوقت كله، حتىٰ لو سال دمها في بعض وقت الصلاة فتوضأت وصلت ثم خرج الوقت ودخل وقت صلوٰة أخرىٰ و انقطع دمها فيه، أعادت تلك الصلوٰة لعدم الاستيعاب. وإن لم ينقطع في وقت الصلوٰة الثانية حتىٰ خرج، لاتعيدها لوجود استيعاب الوقت. وشرط بقائه أن لايمضي عليه وقت فرض إلا والحدث الذي ابتلي به يوجد فيه". (الفتاوىٰ الهندية، كتاب الطهارة، احكام المعذور: ٤٠/١-٤١، رشيدية)

(۲) وشروط صحة الإمامة للرجال الاصحاء ستة أشياء ... والسادس: (السلامة من الأعذار) فإن المعذور صلاته ضرورية، فلا يصح اقتداء غيره به (كالرعاف) الدائم (وانفلات الريح) إلخ". (مراقي الفلاح، باب الإمامة، ص: ۲۷۸-۲۸۸، قديمي)